جلد ششم

اطلاع

خاکسار (مہتمم) اکوشملہ سے مرخص ہو کر چند روز کے لئے قیام لودیانہ کا ارادہ رکھتا ہے خریداران اشاعۃ السنہ وغیرہ احباب تا اطلاع ثانی اسی نشان (لودیانہ) سے خط و کتابت کریں ÷

ھد...

... تو ... کو سفر ... بھی دو ... کی فرصت ... خط نہ تدارک اشاعت میں ... ایک سال شایع ہوا تو ان حضرات کو دوبارہ یاد دلایا گیا ہے اسپر بھی اُنکو اثر نہ ہو تو وہی نسخہ عمل میں لایا جائیگا جو نمبر ہفتم میں عرض ہوا۔ مسلمانوں کی خودغرضی و لاپرواہی و بے ہمدردی قومی و حمیت اسلامی لائق تعریف ہے ÷

÷ ÷ ÷

یہہ نمبر پولیٹیکل بشارات۔ مسلمان ایڈیٹروں کے خیالات علماء اسلام کے مناظرات۔ عام اہل اسلام کے حالات اور متعدد اخباروں (مشیر قیصر مظہر العجائب اکمل الاخبار نور الانوار طوطی ہند کشف الاخبار کوہ نور وغیرہ) کے بعض مضامین کے جوابات پر مشتمل ہیں۔ لہذا یہ گورنمنٹ ایڈیٹرز۔ علماء و عام اہل اسلام سبھی کی توجہ کے لایق ہیں ÷ ÷

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر ہشتم و نہم جلد ششم

معہ

ضمیمہ متضمن مذہب محدثین اہل السنۃ

[illegible]

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ و ضمیمہ

درجات و مراتب قیمت: درجہ	مرتبہ	تفصیل خریداران بشرح مراتب	قیمت سالانہ: بابت رسالہ	بابت ضمیمہ
(۱)	اخص قیمت	اسلامی ریاستوں کے نواب اور رئیس	للعہ	سے
(۲)	خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی و معزز عہدہ داران گورنمنٹ و عامہ اغنیاء لاہر یہ دسویہ سے سالہا	عہ	ے
(۳)	عام قیمت	متوسط اہل وسعت	سے/	عہ/
(۴)	رعایتی قیمت	کم وسعت جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نہ رکھیں اور سالانہ پیشگی داخل کریں	سے/	۱۲/
(۵)	اللّٰہی قیمت	بیوسعت جو دس روپیہ ماہوار کی آمدنی نہ رکھیں مگر علت کے ہمیں اجر اشاعت کریں	ثواب آخرت	دعاء خیر

(۲) یہہ رسالہ اور ضمیمہ دو نو ماہواری ہیں (۳) ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہیں ہوتا (۴) خط و کتابت دا رسال تا اطلاع ثانی مہتمم کے پورے نام و خطاب سے حسب نشان ذیل ہونا چاہئے (۵) ارسال زر بذریعہ منی آرڈر یا ہنڈی کسی سبیل سے ہو ورنہ مہتمم ذمہ دار نہ ہوگا ÷ **ابو سعید محمد حسین لاہوری مہتمم اشاعۃ السنہ لودیانہ**

مطبع چشمہ نور امرتسر میں چھپا

مسلمانون کی افسوسناک حالات

لایق توجہ وتنزحسم ترقی خواہان قوم

ہم حسبتہً للہ ونصیحتہ لخلق اللہ اپنی درماندہ اور متنزل قوم کے بعض حالات (جو اسکے تنزل اور درماندگی کے آثار وعلامات ہیں) اِس غرض سے کہ اب بہی ہمارے وہ بہائی اپنا آپ سنبہالین یا اور بہی خواہان وترقی جویان قوم اُنکی دستگیری کرین نہایت افسوس وتپاک کے ساتھ قید قلم مین لاتے ہین ۔ جو اس بیان کو مسلمانون کی توہین سمجہین یا اسے محض چہیڑ چہاڑ خیال کرین وہ ازراہ کرم پہلے ایک دفعہ جلد ششم اشاعۃ السنہ نمبر ۱ (صفحہ ۹) ونمبر ۵ صفحہ ۱۲۶ وصفحہ ۱۳۵ ونمبر ۷ (صفحہ ۱۹۰) وغیرہ دیکہہ لین اور نوٹ مندرجہ حاشیہ صفحہ (۲۲۳) کو بہی ملاحظہ کرین پہر جو مناسب سمجہین تجویز کرین ان مقامات کے ملاحظہ سے پہلے [illegible] ہو کہ وہ اِس حکم وتجویز مین خود نقصان اُٹہاوین یا اور مسلمانون کو ضرر پہنچاوین ۔ اِن حالات کی چند نمبر ہم اِس مقام مین وار د کرتے ہین باقی آیندہ وقتاً فوقتاً بیان کرتے رہین گے لعل قومی یتفکرون *

نمبر ۱

مسلمانونکی مناظرات ومذہبی تالیفات

جس طرز وانداز پر آج کل بعض مسلمانون کے مناظرات ومذہبی تالیفات ہو رہی ہین اگر وہ چندے اِسی طرز پر رہے تو (خدانخواستہ باشد) اسلام ومسلمانون کا کام تمام ہوگا روز بروز مسلمانون مین شقاق ونفاق پڑتا جائیگا ۔ ترقی اسلام واتفاق قومی کا (جسکی ہوا خواہان قوم جویان ہین) کہین سراغ نظر نہ آئیگا ۔ مسلمانون کا زور ترقی باہمی خانہ جنگی مین صرف ہو کر تمام ہوگا ۔ مذاہب غیر کو بے روک ٹوک عروج ہوگا پہر مسلمانون کو سر پٹکنے اور ہاتہہ پانون مارنے سے بہی ترقی کا (مذہبی ہو خواہ دُنیاوی) موہنہ دکہائی نہ دیگا

اقوام و مذاہب غیر سے ہمسری و مقابلہ کا حوصلہ نہ ہیگا ؛

آجکل جدہر دیکھو اور جہان جاؤ یہی پاؤگے کہ مسلمان باہم لڑ رہے ہین ایک دوسرے کی مذہب کی عیب شماری کر رہے ہین ایک دوسرے کے عیوب مذہب کو بذریعہ تحریرات † رسائل واخبارات شہرۂ آفاق کرتے ہین ۔ جس سے مسلمانون کے سبہی مذاہب اقوام غیر کی نظرون مین تمام جہان کے مذاہب سے ردی و بدتر معلوم ہوتے ہین ۔

---

† **نوٹ** اگر کوئی سوال کرے کہ تم بہی توانہی مین داخل ہوئے جبکہ اِس رسالہ مین کسی مسلمان فرقہ یا شخص کے عیب بیان کرنے لگے ۔ تو اس کا جواب یہہ ہے گو بظاہر ہمارا ان کا فعل باہم مشابہ ہے ۔ مگر اسمین اوسمین بوجوہ ذیل فرق ہے ۔ **اول** ان کا مقابلہ اپنے مخالف گروہ سے ہے ہمارا مقابلہ کسی مخالف گروہ سے نہین ہے **دوم** ان کا مقصود وادعا فصل ہے ہمارا مدعا وصل ۔ وہ اپنے گروہ مخالف سے مخالف لڑانا اور [illegible] چاہتے ہین ہم سب گروہون کی مخالفت کو گہٹانا اور سب کو ہمگلا نا چاہتے ہین **سوم** اُن کا فعل ان دو دشمنون کی مانند ہے جو ایک دوسرے کے مقابلہ مین لشکر کشی و شمشیر زنی کرین ۔ ہمارا فعل اِس گروہ مصالحہ جو کی مانند ہے جو اپنے زور شمشیر سے دونون کو جنگ سے ہٹادے ۔ اور جو لڑائی سے باز نہ آوے اسپر تلوار چلاوے جسکی اِس آیت مین ہدایت ہے ۔ کہ اگر مسلمانون کے دو گروہ آپسمین لڑین توانکی باہم صلح کراؤ ۔ پہر بہی اگر ایک گروہ دوسرے پر تعدی کرے تو اس سے تم خود لڑو یہانتک کہ وہ خدا کے حکم و مصالحہ کیطرف رجوع کرے

وان طائفتان من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما فان بغت احدہما علی الاخری فقاتلوا التی تبغی حتی تفیٔ الی امر اللہ ۔ الحجرات ع ۱ ۔

بااینہمہ وجوہ فارقہ پہر بہی ہماری فعل کو کوئی عیب جوئی و باہمی بدگوئی قرار دے تو یہہ اسکی خوش فہمی اور مسلمانون کی خوش قسمتی ہے کہ انمین حسن ظنی و اسباب صلح کلی کو راہ نہین ملتی اس تقدیر پر خدا کو کون بدلے ؟

تہوڑا عرصہ گذرا ہے کہ ہماری (علاتی[†]) بہائی حنفیون نے ہماری (عینی[*]) بہائی اہلحدیث پر چند الزام[‡] قایم کیئے اور وہ بذریعہ اخبارات[*] و اشتہارات اور ایک خط جعلی اور ایک چو ورقہ رسالہ گلابی (موسومہ بجامع الشواہد فی اخراج الوہبین عن المساجد) تمام دنیا مین مشتہر کیئے۔ چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۵ و ۷ جلد ۶ مین از انجملہ چند الزامات منقول ہو چکے ہین ؛

اسکے جواب مین اہلحدیث کیطرف سے اب چار جنگی رسالہ تیار ہو کر عالم مین منتشر و مشتہر ہو رہی ہین اور پانچوین رسالہ کی تیاری ہو رہی ہے ؛

اول رسالہ کا نام **کاشف المکائد فی رد من منع عن المساجد** ہے جو دہلی مطبع انصاری مین چہپکر شائع ہوا ہے اسکا ماحصل یہہ ہے کہ جو باتین تمنے ہمارے ذمہ لگائی ہین وہ تمہاری ہی مذہب مین پائی جاتی ہین۔ اسمقام مین از انجملہ چند باتین اس رسالہ سے منقول ہوتی ہین ؛

(۱) خدا کا جہوٹ بولنا اور وعید مین خلاف ورزی کر سکنا تمہاری ہی مذہب کی کتاب **شرح عقاید** مین بصفحہ ۳۷ موجود ہے۔

(۲) انبیاء علیہم السلام سے خطاؤ زلات کا سرزد ہونا تمہاری ہی **مرقاۃ** ملا علی قاری اور **شرح فتوح الغیب** شیخ عبد الحق و مباحثہ مولوی **محمد قاسم** مرحوم واقع شاہ جہان پور

[†] علاتی و عینی کی وجہ تسمیہ ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر (۱۱) جلد (۱) مین بیان ہو چکی ہین ؛

[*] جیسے اخبار نور الانوار کانپور و اخبار شیر قیصر لکہنؤ و اشتہارات مطبوعہ مطبع حسینی بمبئی جنمین صاف بیان کیا گیا ہے کہ اہلحدیث کی نزدیک (معاذ اللہ) منی اور رطوبت اندام نہانی عورت پاک ہے خواہ اُسے شکر مین ملا کر کہا دین اور سور کی چربی اور خون اور اسکی بال اور کہال اور اسکا گوہ موت پاک ہے۔ خواہ انکو کوئی کہا وے یا پیوے یا اُسکی کہال کا مصلے یا ڈول بناوے

[‡] وہ الزامات وہی اور اسی قسم کے ہین جو مؤلف رسالہ کاشف المکائد نے بالمقابلہ حنفیون پر جمائے ہین دیکہو مسلمانونکی تہذیب یہی ہے جو اس قابل ہے کہ مسلمان ملکر اسپر رو دین رونا نہ آوے

کے صفحہ ۱۲ و ۳۸ و ۳۹ مین اور اکثر کتب اصول مذہب حنفی نور الانوار حسامی وغیرہ مین پایا جاتا ہے ؛

(۳) الف ولام خاتم النبیین کو عہد خارجی ٹہرانے سے اگر انکار ختم رسالت نکلتا ہی تو اس جرم کے مرتکب تمہارے ہی مولوی **عبد الحی** صاحب لکھنوی ہین جنہون نے رسالہ **دافع الوسواس** عن اثر ابن عباس مین اس الف ولام کو عہد خارجی کے لئے ٹہرایا ہے ؛

(۴) خبر واحد کا مثبت اعتقاد نہونا جس سے تمہنی انکار معجزات نکلا ہی تمہاری ہی شرح **مسلم الثبوت** تالیف مولوی عبد العلی لکھنوی مین موجود ہے بلکہ تمہارے مولوی ٹونکی نے تو حاشیہ شرح نخبہ مین اسکے مثبت وجوب عمل ہونے سے بہی انکار کیا ہی ؛

(۵) اجماع بلا سند کا لایق اعتبار نہ ہونا تمہاری ہی کتب اصول (**تلویح مسلم الثبوت** [illegible]) مین [illegible] بیان کیا گیا ہے۔

(۶) نجاست افتادہ پانی کو (بشرطیکہ برتنے والے کی رائے مین نجاست کا اثر دوسری جانب نہ پہنچا ہو) پاک کہنا تمہاری ہی امام کا مذہب ہی جو **در مختار** مین بصفحہ ۳۳ منقول ہی **علاوہ** بران تمہارے مذہب مین گائی بہینس کے پیشاب کو پاک لکھا ہی اور ہدایہ مطبوعہ مطبع مصطفائی اور اسکے حاشیہ مین بصفحہ ۲۶ لکہا ہے کہ اگر تہوڑا سا پیشاب پانی مین ملجائے تو اس سے وضو کرنا جایز ہے اور تمہارے مذہب مین پیشاب کے ساتھ مردار کے چمڑے پر قرآن لکہنا جایز ہے (دیکھو فتاوی قاضیخان مطبوعہ نول کشور صفحہ ۳۶۸)

قوله انا لله وانا اليه راجعون ہی پڑہین۔ ہکو ان الزامات کی نفی یا اثبات سے کچھہ بحث نہین اور نہ ہم کسی جانب کے مدعی یا طرفدار ہین صرف اتنا بتانا چاہتے ہین کہ مسلمان آپس مین اس قسم کی بحث کر رہے ہین جس سے بحث دمقصود ہم بعد اختتام نقل الزامات ظاہر کرینگے ؛

اور **فتاوی سراجیہ** مطبوعہ نولکشور جلد ۳ صفحہ ۱۳ اور فتاوی **عالمگیریہ** مطبوعہ دہلی صفحہ ۱۳۴ وغیرہ ؛

(۷) - شیر خوار لڑکے کو اور انسان کے بول کیطرح ناپاک نہ ٹھہرانا۔ صرف اسپر پانی چھڑک دینا تمہارے ہی امام کا مذہب ہی جو **مسند امام ابیحنیفہ** کے صفحہ ۱۰۳ مین منقول ہے ؛

علاوہ بران تمہاری **درمختار** مین بصفحہ ۳۶ لکھا ہی کہ اگر انگلی کو نجاست لگجاوے تو وہ چوس لینے سے پاک ہوجاتی ہے جسمین صاف اجازت ہی کہ گوہ موت والی انگلی کو مونہہ مین ڈالکر چوس لیا کرین اور اسی مین بصفحہ ۳۷ لکھا ہی کہ عورت کی اندام نہانی کی رطوبت پاک ہی جس سے تمہارے اصول پر نکلتا ہی کہ اسمین شکر ملا کر چاٹ لیا کرین

(۸) بلا انزال دخول سے غسل واجب نہ ہونا تمہاری ہی **درمختار** کے صفحہ ۱۹ مین بیان کیا گیا ہے کہ [illegible] ہو تو بلا انزال غسل واجب نہین ہوتا صرف عضو تناسل کا دہونا واجب ہی ؛

(۹) وضو مین بجائے پاون دہونیکے مسح جایز کہنا تمہارے ہی خرج† بہائیون کا کام ہے ہم تو اِس مسئلہ کے قائل کو ضال و مضل جانتے ہین ؛

(۱۰) مال تجارت مین اگر وہ یتیم کا مال ہو زکوۃ کو واجب نہ کہنا تمہارا ہی مذہب ہی - ہمارے مقتدا مولانا سید محمد **نذیر حسین** صاحب نے تو ایک فتوی مطبوعہ مطبع حنفی دہلی واقعہ ۱۹ شعبان ۱۲۹۸ھ ہجری مین صاف فرمایا ہی کہ مال تجارت پر زکوۃ واجب ہے -

(۱۱) خنزیر کو پاک کہنا تمہارے ہی **طحطاوی** حاشیہ درمختار کے باب المیاہ و کتاب الصید مین بیان ہوا اور تمہاری **منیہ** مین لکھا ہی کہ خنزیر کا چمڑہ دباغت سے پاک ہوجاتا ہے

† دوسرے و تیسرے رسالہ کے مولفون نے اسکا نام و نشان بھی بتایا ہی جو صفحہ ۲۴ مین آویگا -

اور تمہاری درمختار کی کتاب الحظر والاباحۃ مین لکہا ہے کہ سورنی کا دودہ بکری کے بچہ کو پلایا جاوے تو وہ حلال ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دودہ پاک ہے ٭

ہمارے علماء (مولینا مولوی سید محمّد نذیر حسین صاحب وغیرہم نے تو صاف فتوٰے دیا ہے کہ اگر کسی چیز مین خنزیر کی چربی ملجاوے تو وہ چیز حرام ہے (دیکہو فتوے مطبوعہ مطبع حنفی جسکا ذکر اوپر ہوا) ۔

اسی قسم کے الزامات اس رسالہ مین اور بہی ہین جنکی تفصیل مین تطویل ہے ۔

دوسرے رسالہ کا نام **عمارۃ المساجد بہدم اساس جامع الشواہد** ہے جو بنارس مطبع گلزار بنارس مین چہپکر شایع ہوا ہے ۔ اسکا ماحصل بہی رسالہ کشف المکائد کا ماحصل ہے ٭

علاوہ بران اسی مین الزام **نمبر ۳** مین مولوی **محمّد قاسم** مرحوم کو بہی شامل کرلیا اور کہا ہے کہ اونہون نے بہی رسالہ **تحذیر الناس** مین الف ولام کو عہد خارجی قرار دیا ہے ۔

اور الزام نمبر ۸ کی تائید مین کہا ہے کہ تمہاری ہے **بحر الرائق** اور **فتاوی برہنہ** مین لکہا ہے کہ عضو تناسل پر لف حریر یعنی باریک کپڑا لپیٹ کر جماع کرنے سے بدون انزال غسل واجب نہین ہوتا اور اپنی کتاب ہدایت القلوب القاسیہ مین اس مسئلہ عدم وجوب غسل بدون انزال کے پائے جانیسے سخت انکار کیا ہے ٭

اور الزام نمبر ۹ کی تائید مین صاف ظاہر کیا ہے کہ وضوء مین پاؤن پر مسح تجویز کرنیوالا فتاوی ابراہیمی کا مؤلف تمہارا ہے حنفی بہائی مولوی ابراہیم ہے جو آجکل ضلع اعظم گڈہ مین اہلحدیث پر لیے دے کر رہا ہے ۔

اور الزام نمبر ۱۱ کی تائید مین لکہا ہے کہ تمہاری ہی کتاب **غایۃ الاوطار** دفتح المعین مین پنیر شامی کا (جسکا خنزیر کی چربی سے تیار ہونا مشہور تہا) استعمال ہونا بیان کیا گیا ہے

اور ہمارے ہی ایک بہائی حنفی نے اُسکو شایع کیا ہے - اِس الزام کے ضمن مین مولف رسالہ نے تمام کتب مذہب حنفی کی بے اعتباری بیان کی ہے اور اِس مذہب کے ایمہ امام ابو حنیفہ وامام محمد رضی اللہ عنہما وغیرہ پر سخت جرح وطعن کیا ہے جسکی نقل وبیان سے ہماری قلم عاجز ہے اِس جرح وطعن کے ثواب کا کامل حصہ ہماری خیال مین اُن خیر خواہان مذہب حنفی کو ضرور ملیگا جنہون نے ناحق اہلحدیث پر تہمتین لگا کر (نوجوانان اہلحدیث) کو چہیڑا اور اُس کے مقابلہ مین اپنے اماموں کو بُرا کہلوایا - سب سے زیادہ حصہ اِس ثواب کا ہمارے دوست اڈیٹر اخبار مشایر قیصر لکھنؤ کو ملیگا - جنہون نے ہماری بار بار کی معذرت کو کہ امام ابو حنیفہ کی توہین اس گروہ کے علماء سے کیسی نہین کی نہ سُنا اور اپنی اخبار کو بار بار مین مضامین توہین اہلحدیث کہ یہہ فرقہ جدید ہے - اور اس گروہ کے علماء امام ابو حنیفہ کی توہین کرتے ہین اور ان کے مسایل مذہب ایسے ہین اور اُن کے سرگروہ مولوی سید نذیر حسین مکہ مین پکڑے گئے ہین" وغیرہ وغیرہ [illegible] اپنے امام مذہب کا طاعن و مخالف بنا ہی لیا - اب بہی وہ ہمارے مہربان دوست اِس چہیڑ چہاڑ کو چہوڑ دین لوگونکو بلا فایدہ اشتغال دیگر اپنا اور اپنے امام کا مخالف نہ بنائین - ورنہ خدا جانے چہیڑ چہاڑ کا سلسلہ کہانتک پہنچیگا ۔

اُن **الزامات** کے علاوہ دس بارہ **الزام** اور اِس رسالہ مین حنفیہ پر قایم کئے گئے ہین جو اسی قسم سے ہین بلکہ ان سے بہی افحش ہین - ازانجملہ - ایک یہ تمہاری کتاب **غایۃ الاوطار** مطبوعہ مطبع صدیقی صفحہ ۱۰۰ مین لکہا ہے کہ کُتّے کو بغل مین لیکر نماز پڑہنی جایز ہے -

ایک یہ کہ اُسی کتاب کے صفحہ ۹۹ مین ہے کہ کُتّے کی کہال کی جا نماز و ڈول بنانا جایز ہے ۔

اور ایک یہ کہ **قاضی خان** کے صفحہ ۱۰۰ مین تسکین شہوت کے لئے .... زنی کو جائز

لکھا ہے *

تیسرے رسالہ کا نام **جامع الفوائد** ہے جو دہلی مین مطبوع ہوکر

شایع ہوا ہے - اِسکا ماحصل بہی ان دو رسالون کا ماحصل ہے *

علاوہ بران اسمین **الزام نمبر ۶** کی تائید میں لکھا ہے کہ امام **ابو حنیفہ** رضی اللہ

کی کتاب **مسند** مطبوعہ دہلی صفحہ ۱۰۳ مین ہے کہ پانی کپڑا زمین جسم کسیطرح ناپاک نہین

ہوتی - اور تمہارے **رد المحتار** کے صفحہ ۱۵ مین ہے کہ امام ابو یوسف نی اس حمام کے

پانی سے غسل کیا جسمین چوہا مرا ہوا تہا - تمہاری **طحطاوی** مین بصفحہ ۴۵ **بحر الرائق**

سے منقول ہے کہ بارش کا پانی گندگیون پر چلتا ہے اگر گندی زمین پاک زمین سے

زیادہ نہین تو پانی پاک ہے - اور اُسی مین بصفحہ ۴۶ ہے کہ چہت پر نجاست پڑی ہو

اور نہایت ہی تہوڑا پانی اسپر چلتا ہے وہ پانی پاک ہے اور **طحطاوی** کے صفحہ ۱۵۸

مین در مختار سے منقول ہے کہ پتالہ مین مردار پڑا ہے یا کوئی پیشاب کر رہا ہے اُس پانی

مین [illegible] **خانیہ** مین

لکھا ہے کہ سور کے بال پانی کو ناپاک نہین کرتے *

اور الزام نمبر ۷ کی تائید مین لکھا ہے کہ تمہاری ہی فقہ حنفی کے فتاوی

خلاصہ اور **عنایہ** مین ہے کہ شیرخوار کا پیشاب پاک ہی لڑکی کا ناپاک ہی اسواسطے

کہ وہ دبر کو لگ کر آتا ہے - **چلپی** اور **اشباہ** اور **بحر الرائق** اور **کبیری** وغیرہ

مین ہے کہ چوہے اور چمگادڑ کا اور بعضون کے نزدیک بلی کا اور امام محمد کے نزدیک گائے

بہینس بکری وغیرہ کا پیشاب پاک ہی - اور **رد المحتار** کے صفحہ ۲۰۱ مین نعوذ باللہ پیشاب سے

الحمد کا لکہنا بہی جایز لکہا ہے *

اور الزام **نمبر ۸** کی تائید مین لکہا ہی کہ حنفیون کے نزدیک زیورات و جواہرات

مروارید فیروزہ لعل الماس وغیرہ مین (خواہ کروڑہا روپیہ کے ہون) اور گہوڑے خچر اور اونٹ

سواری یا بار برداری مین اور مکانات کرایہ مین (خواہ کرور ہا روپیہ کے ہون) اور نابالغون
کے مال مین (خواہ کروڑ ہا روپیہ کا ہو) زکوۃ واجب نہین ہے - اور ہمارے مولانا سید محمد
نذیر حسین صاحب تو صاف فتوی دیتے ہین کہ مال تجارت مین زکوۃ واجب ہے - (دیکھو فتوی
جناب ممدوح مطبوعہ مطبع حنفی دہلی) -

اور الزام نمبر ۱۱ کے تائید مین لکھا ہے کہ یہہ مسئلہ حنفیہ ہی کا ہے اور ان کی
کتابون مین ایسے مسایل اور بہت ہین -

پہر مُلّا علی قاری کی **مرقاۃ** سے ایک طولانی عبارت عربی نقل کی جس کا
حاصل یہہ ہے کہ بانات جسکا خنزیر کی چربی سے بننا مشہور ہے پاک ہی - ایسا ہی وہ لونگیان
جنگال سے رنگا جانا مشہور ہے پاک ہین - ایسا ہی جو پنیر فارسیون اور مجوسیون کے
ملک سے آتا ہے اور اُسکی نسبت لوگ کہتے ہین کہ اُسمین مردار کی چربیان ملاتے ہین بسم اللہ
پڑہکر کہالینا حلال ہے وغیرہ وغیرہ -

اور کتب فقہ منیہ و قنیہ و تاتارخانیہ و درمختار کی وہ روائتین نقل
کی ہین جنمین ذکر ہے کہ خنزیر نجس العین ہے اور اسکی کہال اور بال سے کام لینا جایز
ہے اور اُسکے دودہ سے پلی ہوئی بکری حلال ہے -

چوتھے رسالہ کا نام **صیانۃ المؤمنین عن تلبیس المبتدعین** ہے
جو مطبع بحر الاسلام بنگلور مین چہپکر شائع ہوا ہے اسکا ماحصل بھی رسایل مذکورہ
بالا کا ماحصل ہے -

علاوہ بران اُسمین حنفیہ کے اس بات کہ گروہ (اہلحدیث گمراہ فرقون سے
ہین اور اہلسنت سی خارج ہین) جواب مین یہہ لکہا ہے کہ حنفیہ مرجیہ ہین اور بحکم فتوی حضرت
پیران پیر اہلسنت وجماعت سی خارج ہین اور اسکی تائید مین حضرت ممدوح کی غنیۃ الطالبین
کی عبارت عربی معہ ترجمہ نقل کی ہے - اور انہی حضرت سی یہہ ہی نقل کیا ہی کہ اہلحدیث ہی

بحر الغلبین

اہلسنت وجماعت ہین انہی کا نام اہلسنت وجماعت ہی اور انہی کا دوسرا نام اہلحدیث ہے۔

یہہ ان چارون رسایل کا خلاصہ مطالب ہی۔ اِس خلاصہ کے بیان سے ہمارا مقصود یہہ ہے کہ ہمارے حنفی بہائی جو اپنے مخالفون کے رسایل وتحریرات نہین پڑہتے اور آنکھہ اُٹہا کر نہین دیکھتے کہ دنیا مین کیا ہو رہا ہے۔ وبناء علیہ وہ اَورون کی عیب شماری مین اپنی فتح سمجھتے ہین اور اپنے خیال مین وہ اِس کارروائی سے ایکطرفی ڈگری حاصل کئے بیٹھے ہین ذرا آنکھین کہولین اور ہوش سنبہالین اور یہہ جان لین کہ ہماری تحریرات (گلابی چوورقہ واخبارات) نے کیا بد اثر پیدا کیا ہے اور ہمارے مذہب کو مخالفون کی نظرون مین کیسا حقیر کر رکہا ہے۔ اب ہی ہم اِس چال کو چہوڑ دین اور اپنے مخالفون سے جو درحقیقت اُن کے موافق اور اسلامی بہائی ہین مصالحہ اور اتفاق سے سلوک کرین ؛

ہمنے تو اس گلابی چوورقہ اور اسکے ہمرنگ تحریرات کی فساد کو بہت جلد بند کرنا چاہا تہا اور [illegible] جواب مین [illegible] اِس بات پر اکتفا کیا تہا کہ یہہ مسایل جو ان تحریرات مین بیان ہوئے ہین محض غلط وافترا ہین۔ جو ان مسایل کو اہلحدیث کی کتب معتبرہ سے ثابت کردے وہ ہزار روپیہ انعام پاوے مگر جبکہ ہمارے حنفی بہائیون نے ہماری اِس بات کو غنیمت نہ سمجہا بلکہ فضول شیخی قرار دیا چنانچہ **اکمل الاخبار** دہلی نمبر ۴۶ جلد ۱۸ مطبوعہ ۳ نومبر ۱۸۸۳ء و **مظہر العجائب** مدراس نمبر ۴۸ جلد ۵ مطبوعہ ۲۹ نومبر مین ہمارے اِس جواب کی نسبت اِس قسم کے الفاظ درج ہوئے ہین **تو اِس سے** ہمارے دوسرے بہائیون اہلحدیث کو اشتعال پیدا ہوا اور یہہ خیال آیا کہ یہہ عجیب جرأت ہی جو **ع** چہ دلاور ست دُزدے کہ بکف چراغ دارد" اور مثل اولٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" کا مصداق ہے کہ خود ہی ہم پر تودہ تودہ اتہامات کا افترا باندہین اور ہم جب ان مفتریات سے انکار کرین تو اور ہمکو ڈانٹین۔ **پس ناچار** انہون نے بہی قلم کو اُٹہایا اور جواب ترکی بہ ترکی دیا اور جو نہ کہنا تہا سو بہی کہدیا ؛

ہرچند ہمکو اس خانہ جنگی و باہمی تبرّا بازی سے دونو گروہ پر سخت شکایت اور نہائت رنج و افسوس ہے مگر ایمان انصاف اور عقل ہمکو اِس بات کے کہنے پر مجبور کرتے ہین کہ اِسمین زیادہ تر قصور ہمارے حنفی بہائیون کا ہی جنہون نے فیصلہ مصالحہ دہلی صدقہ محکمہ کمشنری کے بعد نئے سرے آتش فساد و عناد کو سلگایا۔ پہلے ایک **جعلی خط** قلمی مشتہر کیا پہر **چوورقہ** گلابی کو شہرۂ آفاق کیا۔ پہر بذریعہ اخبارات و اشتہارات اہلحدیث پر تہمتون و الزامون کا مینہ برسانا شروع کیا۔ پہر ہمارے انکار و اشتہار کو غنیمت سمجھکر اُنپر سکوت و صبر اختیار نہ فرمایا بلکہ اسکو لاف و جزاف قرار دیکر اِس گروہ کے نوجوانون کو اکسایا جنکا نتیجہ یہہ نکلا جو بیان ہوا ❊

اب بہی ہمارے حنفی بہائی (علماء والامقام و اڈیٹران نیک نام) اپنی زبانون اور قلمون کو تہام لین اور حسبتہ للہ و نصیحتہ لخلق اللہ اِس خانہ جنگی کو موقوف کرین اِس قسم کے مضامین بہی [illegible] انکو اخبار والے [illegible] جگہہ دین۔ ابتک تو جانبین سے متعدد رسایل شایع ہوئے ہین خدا جانے آیندہ کس قدر رسالے اِدہر اُدہر سے نکلین گے اور ان جنگی رسالون کے کتنے کمپ تیار ہون گے۔ کیونکہ بظاہر ماشاء اللہ کوئی ایک فریق دوسرے سے علم مین تحریر مین تقریر مین زر مین زور مین کم نہین ہی پہر ایک دوسرے سے دبے تو کیونکر دبے۔ دونون ہی فریق موچہین نیچی کر لین اور ہتیار ڈالدین تو کام چلے ❊

ہمارے حنفی بہائیون کا یہہ **خیال** کہ اہلحدیث ہندوستان مین مٹہی بہر ہین اور حنفیہ پانچ کروڑ (چنانچہ ہمارے لایق ہمعصر اڈیٹر **اکمل الاخبار** اپنے اخبار کے نمبر ۲۴ جلد ۸ مطبوعہ ۱۳ نومبر ۱۸۹۳ء مین یہہ الفاظ درج فرما چکے ہین اور اڈیٹر اخبار نور الانوار بہی انسے متفق ہین) **نہایت دہوکہ** دینے والا خیال ہے وہ لوگ اِس خیال پر غرہ نہون آیۂ **كَمْ مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً** کو غور سے پڑہین اور مصرعہ دشمن

❊ یعنی بہت تہوڑی جماعتین ایسی ہوتی ہین جو بڑی جماعتون پر غلبہ پاتی ہین۔

نتوان حقیر بیچارہ شمرد" مین فکر و تدبر کرین اور یہہ بھی خیال کرین کہ گو وہ عدد مین اپنے کم ہین مگر عدد ور (سامان) مین اِن سے کم نہین - گروہ حنفیہ مخاصمین مین کون زبردست بے مثل عالم بھی ہیا جسکی نظیر اہلحدیث مین اسوقت موجود نہین ہے اُنمین کون خوش تقریر و تحریر مولف یا اڈیٹر ہے جسکا شریک اہلحدیث مین موجود نہین ہے و علیٰ ہذا القیاس ؛

لہذا ان پر فتح و فیروزی حلوے بید ود نہین ہے و نظر بران بحکم اَلصُّلحُ خَیرٌ ان دونون فریق کا باہم مصالحہ کرنا اور ایک کا دوسرے کے آگے جھک جانا ہی مناسب ہے - آئندہ اختیار ہے - ہر کسے مصلحت خویش نکو میداند ؛

نمبر ۳

مسلمانون کے ریفارمر علما و اڈیٹر

ہر ملت و مذہب کے مذہبی خیالات کی ترقی اور اصلاح کرنیوالے اُس مذہب کے عُلما ہوتے ہین اور مُلکی و دنیاوی خیالات کی مصلح و ترقی دہ ملکی اخبارون کے اڈیٹر بھی ہوتے ہین مگر آجکل مسلمانون کے اکثر علما و اڈیٹر مسلمانون کے مذہبی و دُنیاوی ترقی کے برعکس کوشش کر رہے ہین ؛

علما تو رات دن مسلمانون کے کافر بنانے اور مسلمانون کا نمبر گھٹانے کے فکر مین رہتے ہین اور کاغذ قلم ہاتھہ مین لیکر مسلمانون کے تکفیر و تفسیق و ہجران و تفریق کے فتوے لکھہ رہے ہے - اور یہہ احکام نافذ فرما رہے ہین کہ فلان گروہ مسلمانون کو کافر سمجھو فلان کو اپنی مسجدون مین نماز نہ پڑہنے دو فلان سے ملنا بولنا چھوڑ دو و علیٰ ہذا القیاس اڈیٹران اخبار بھی مختلف گروہ اہل اسلام سے ایک کو دوسرے سے وحشت و نفرت دلاتے ہین اور ایک کو دوسرے کا دشمن بناتے اور لڑائیان کراتے ہین ؛

عُلماء کا یہہ حال و چال تو ہم نمبر ۲ جلد ۵ مین بیان کر چکے ہین اس مقام مین حضرات

مسلمان اڈیٹرون کا ذکر خیر کرنا چاہتے ہین شاید وہ ہماری نصیحت کو ملاحظہ فرما کر منصب ریفارمری کا پاس کرین اور مذہبی لڑائیون کی ترغیب و معاونت کو چھوڑ دین ÷

اکثر اخبارات ہندوستان و پنجاب کو (**بشرطیکہ اسکا اڈیٹر مسلمان خصوصاً کوئی مولوی ہو**) ملاحظہ کروگے تو اسمین مسلمانون کے دو گروہ حنفیہ و اہلحدیث کی چھیڑ چھاڑ ضرور پاؤ گے - اور ان گروہ کے اعیان و اکابر کی ہجو و مذمت خواہ نخواہ اسمین دیکھوگے - اِس چھیڑ چھاڑ مین انکا حال شاعرون کا سا ہو رہا ہے کہ مضمون نیا اور دلچسپ ہاتھ آوے خواہ اُس سے امن جاتا رہے اسلام مین نقصان آئے مسلمانون مین تفرقہ و فساد راہ پائے جو ہو سو ہو - واہ شعر فہمی عالم بالا کا مطلب و مورد ناظرین کو معلوم ہوگا وہ بعینہ آجکل اکثر نامی اخبارون کے اڈیٹرون پر صادق آرہا ہے - **ازان جملہ** ایک ہمارے کرمفرما اڈیٹر اخبار مشیر قیصر لکھنؤ ہین جو اکثر گروہ اہلحدیث کی اعیان و علماء سے اِس قسم کی چھیڑ چھاڑ [illegible] نہ حنفی مذہب کو رفعت حاصل ہوتی ہے - صرف انکا اخبار عوام اور جنگ جو عام اقوام کا دلچسپ ہو جاتا ہے اسمقام مین اس قسم کے چند مضامین آپکے اخبار کے بطور تمثیل پیش کئے جاتے ہین ÷

(۱) اپنے اخبار ۳ مئی ۱۸۸۱ء مین خاکسار کی نسبت یہہ چھاپ دیا "کہ انکا تشدد غیر مقلدون مین حد سے زیادہ بڑہا ہوا ہے اور یہہ لوگ حضرت امام ابو حنیفہ کو نہایت سوء ادب سے یاد کرتے ہین" جسکا **جواب** ہمنے اُنکی اخبار ۱۳ مئی ۱۸۸۱ء مین یہہ دیا تہا کہ یہہ بات محض غلط

✝ اگر انکی حالت یہی رہی جو اب ہے تو یہ اسلام و مسلمانون کا کام تمام کرینگی ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے میل جول نہ رہنے دینگی - اتفاق و وفاق کا اسلام سے نام نشان مٹا دینگی ؎ گر ہمین مکتب است و این ملا ٭ کار طفلان تمام خواہد شد ٭ ایسی حالت مین بہتر ہے کہ مالکان اسلامی اخبارات (جو خود اڈیٹر نہین) بجائے انکے بے تعصب ہنود یا عیسائی کو اڈیٹر مقرر کرین وہ اسلام و مسلمانون کو نفع نہ پہنچا ئینگے تو خواہ مخواہ نقصان و تفرقہ بہی در پے نہ ہونگی - انکی موجودہ حالت سے تو یہ بہی توقع نہین ہے کہ ع مرا ز خیر تو امید نیست بد مرسان ٭ پر عمل کرین -

ہے۔ ہم لوگون کو امام الائمہ فخر الامۃ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کی جناب مین کمال حسن عقیدت ہے۔ جسکو جناب نے بہی اپنے اڈیٹوریل ریمارک مین تسلیم کرلیا تہا اور اسپر خوشی کا اظہار فرمایا۔

(۲) آپنے اخبار ۲۷ فروری ۱۸۸۳ء مین نواب صاحب بہوپال کی نسبت ایک مضمون بعنوان **مقلدین پر چوٹ** لکہہ مارا اور اسمین یہ درج کرایا کہ نواب صاحب ممدوح نے مقلّدین کی توہین مین یہہ شعر لکہا ہے ؎

مقلّد تا خرابِ بادہ آراء پرستی شد ❊ بگوئی آشنایانِ سخن بیگانہ می آید ❊

جسکا جواب ہمنے ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۳ مین یہہ دیاتہا کہ یہہ سبہی مقلّدون کے حق مین نہین کہا گیا خاص گران ہی ضدیون اور ہٹ دہرمی لوگون کے نسبت کہا ہی جنکو خود حنفیہ کے محققین مولوی عبد الحی صاحب لکہنوی وغیرہ نے بھی برا کہا ہے۔

اور ایک **جواب** اسکا سیّد مولوی جمال الدین ڈاکٹر کہوڑ ہی ضلع ساگر نے بہی دیا ہہ جواب اخبار جریدۂ [illegible] نمبر ۳ جلد ۹ مین چہپا ہے ❊

ایک **جواب** اسکا مولوی عبد الکریم ہوشنگ آبادی نے دیا تہا جو کسی پرچہ اسی جریدہ روزگار مین چہپا تہا۔ پہر اسکا جواب مشیر قیصر نے بڑی سختی سے دیا جسکا آخری جواب مولوی عبد الکریم ہوشنگ آبادی نے جریدہ روزگار نمبر ۴۸ جلد ۹ مین چہپوایا جسمین اڈیٹر مشیر قیصر کی سختی و چہیڑ چہاڑ کا ثبوت دیا ہی ❊

(۳) آپنے اخبار **۲۵** ستمبر ۱۸۸۳ء مین یہہ چہاپ دیا کہ مولوی **نذیر حسین** صاحب محدّث دہلوی **بمبئی** پہنچے تو وہان کے علما اس قسم کے **سوالات** کہ "آپ کے مذہب مین خنزیر کا گوہ موت اور اُسکی چربی اور خون اور بال کہال پاک ہی" لیکر آپ سے مباحثہ کے خواستگار ہوئے ❊

(۴) **پہر اپنے اخبار** ۲ اکتوبر ۱۸۸۳ء مین بنقلید اخبار نور الانوار یہہ چہاپدیا کہ مولانا محمد حسین

نے اُن سوالات کا جواب کافی نہ دیا جسکا جواب ہمنے آپکے اخبار ۱۶ اکتوبر ۱۸۸۳ء مین چھپوایا اور آپنے بہی وہ جواب تسلیم کرلیا ❊

(۵) آپنے اخبار ۱۶ - اکتوبر ۱۸۸۳ء مین گروہ اہلحدیث کی نسبت یہہ مشتہر کیا کہ "یہہ نیا فرقہ ہے" اسکا اصول حنفی مذہب سے لوگون کو پہیرنا اور امام ابوحنیفہ کی توہین کرنا ہے" جسکا جواب ہمنے اشاعۃ السنہ نمبر۷ جلد۶ اور آپ کے اخبار کے نمبر ۴۵ مورخہ ۶ نومبر مین یہہ دیا تہا کہ ہم ابوحنیفہ کے طعن و توہین کو بددینی جانتے ہین ہمارے یا کسی اور عالم گروہ اہلحدیث کی کلام مین آپنے امام کی توہین پائی ہے تو اسکی نشان دہی کرین - اس کے جواب ——— مین

(۶) آپنے اُسی پرچہ اخبار ۶ نومبر مین ایک لفظ قلت حدیث ہماری کلام مین اور ایک لفظ مزجاۃ نواب صاحب بہوپال کے کلام مین امام اعظم حنیفہ کی نسبت نکال کر درج کیا - جسکا جواب ہمنے اس اخبار کے نمبر ۴۷ مطبوعہ ۲۰ نومبر مین یہہ دیا کہ یہہ الفاظ کمال نیک نیتی اور مقام مدح امام والا مقام مین استعمال کئے گئے ہین بدنیتی اور طعن کے طور پر نہین کئے گئے - جسپر بھی آپکا دل خوش نہ ہوا اور ہمکو اپنی مخالفت و طعن و توہین امام سے بری نہ کیا ❊ ہمارے جواب کے حاشیہ مین نہی نہی دو حرفی ایسے نوٹ لگا گئے ہین جنسے آپ کی ناخوشی و سوء ظنی مترشح ہوتی ہے - مگر پہر ایک منصف و محقق حنفی اڈیٹر اخبار جریدہ روزگار نے اپنی پرچہ نمبر ۴۶ جلد ۹ مطبوعہ ۱۷ نومبر ۱۸۸۳ء مین ایک منصفانہ محاکمہ لکہا اور اسمین ہمارے حق مین فیصلہ کیا اور ثابت کردیا کہ یہہ کلمات امام صاحب کی توہین کے کلمات نہین ہین ❊

(۷) - آپنے کسی پرچہ ماہ اگست مین نواب ممدوح کی نسبت یہہ اعتراض کیا کہ اونہون نے تصویر پر انعام دیا یا دلوایا ہے اور اُس کے ضمن مین ہم پر یہہ اعتراض کیا کہ ہمنے انکو باین حالت "مجدد" کہا ہے جسکا جواب ہمنے اشاعۃ السنہ نمبر۵ جلد۶

مین دیا جبپر اُنہی آپکو غصہ آیا ٭ اور آپ نے

(۸) پرچہ نمبر ۵ع۴ جلد ۷ مین نواب صاحب کے حقمین جو عرفاً شرعاً عقلاً کہنا چاہیئے تہا سو کہا ٭

(۹) اخیر مین آپنے اخبار نمبر ۴۸ مورخہ ۲۷ نومبر مین سرگروہ اہلحدیث حضرت مولینا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کی نسبت بتقلید اخبار نور الانوار یہ مشتہر کیا کہ جناب ممدوح بارادہ حج مکہ مین پہنچے تو بادشاہ نے چہہ مسلح سپاہی بہیجکر انکو پکڑوا منگوایا اور انکو قید کرنا چاہا آخر اونہون نے لا مذہبی سے توبہ کی اور حنفی المذہب ہونے کا اقرار کیا تو انکو چہوڑا- اور مولوی رحمت اللہ نے اُنکی ضمانت دی تو انکو مدینہ جانے دیا- اُن کے مدینہ سے واپس آنے پر انکا مقدمہ ہوگا- ہمارے رائے مین مکہ والون سے بہول ہوئی اور افسوس ہے کہ ہمارے لایق اڈیٹر ان نے بہی انکو [illegible] شہید کروادیتے اہنی قیل و قال کیون کی- سیّدون کا شہید کرنا تو بڑا کار ثواب ہی- چنانچہ پہلے مسلمانون نے انکی جدّ امجد حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کیا یہ پکّے مسلمان تہے تو انہی کی پیروی کرکے ثواب کماتے نواسہ کو نانا کے ساتہہ ملاتے- سبحان اللہ کیا مسلمانون کے مقدس مشاہد کے حالات اور مسلمانون کے بادشاہون کے فضایل کس فخر و مباہاۃ کے ساتھ بیان ہوتے ہین اگر یہہ حالات و فضایل سچ ہین تو تُم سُن لوگے کہ ایک ایک دن ہندی حاجیون کے حفظ امن کے لئے خاص مکہ شریفہ مین بہی انگریزی کانسل (جیساکہ جدہ مین ہے متعین ہوگا- اور سلطان روم کی بیدانتظامی شہرہ پاکر اُسکا رُخ سہار عب بہی روم کی راہ لیگا- یا کعبہ کا حج بہت لوگون سے متروک ہوگا- ان سب کارروائیون کا اجر و ثواب اِنہی شمیر بہادر مسلمانون کو نصیب ہوگا- اللہم احفظنا منہ ٭٭

اس قسم کی اور چھیڑ چھاڑ آپ کے اخبار کو ہر بار مین اہلحدیث کی حقمین پائی جاتی ہے جن سب کی تفصیل سے تطویل متصور ہے *

از انجملہ اڈیٹر اخبار نور الانوار کانپور ہین یہ صاحب ہمیشہ گروہ اہلحدیث سے نہ صرف معمولی چھیڑ چھاڑ رکھتے ہین بلکہ حد سے بڑھکر انکی تحقیر وتوہین کرتے رہتے ہین اور اس امر کو کمال دیانت وحمایت اسلام جانتے ہین - انکے اس قسم کے مضامین ہم کہان تک شمار کرین تمثیل کے لیئے وہی مضامین کافی ہین جو اڈیٹر مشیر قیصر نے آپ سے نقل کئے ہین اور ان کے ساتھ بحث وخطاب سے ہمکو تسلیم واصلاح کی امید کم ہے بلکہ یہ خوف ہے کہ بجائے اسکے ہم ہدف سہام سب ملام بنین لہذا سکوت بہتر ہے *

از انجملہ اڈیٹر اخبار مظہر العجائب مدراس ہین اپنے اخبار ۱۵ مارچ ۱۸۸۳ء مین مضمون مقلدین پر چوٹ کو شایع کیا اور عامہ حنفیہ کو اہلحدیث کی طرف سے بدظن وناراض کیا *

اور اخبار [illegible] صدی کے حالات مین ایک شاعرانہ مضمون لکھا اسمین اوائل تیرہوین صدی کی نو ایجاد چیزون سے مذہب وہابیہ کا ایجاد قرار دیا اور اسکے اواخر کی ایجادون سے مذہب نیچری کا ایجاد شمار کیا - اور یہہ فرمایا کہ بمصداق اول باخر نسبتے دارد نیچریون کو وہابیون سے کمال مناسبت ہے - جسوقت انسان پکا وہابی بنجاتا ہے اور غیر مقلدین کے کہلے میدان مین آجاتا ہے تو ضرور بیدینی اختیار کرتا ہے - اسکی شہادت مین آنرایبل سید احمد خان - کا اوائل مین آمین ورفعیدین کرنا اور اخیر مین نیچری ہوجانا بیان کیا - پہر اوائل صدی مین عبد الوہاب نجدی کا ظاہر ہونا اور حرمین وغیرہ مشاہد مسلمانون پر بے ادبی کے ساتھ سلوک وتسلط کرنا بیان کیا - آخر مین نواب صاحب بھوپال کے نسبت یہہ اتہام قایم کیا کہ وہ ہندوستان کے وہابیون کے سرگروہ ہین - اور امام ابو حنیفہ کی تردید مین کتابین تصنیف کرکے بصرف زر خطیر مصر وقسطنطنیہ کے مطابع مین چہپواتے ہین الخ -

اور اخبار ۴ نومبر ۱۸۸۳ء مین نواب صاحب بہوپال کی توہین مین ایک مضمون اخبار شیر قیصر سے نقل کیا جسکا ذکر اس اخبار کے مضمون نمبر ۸ مین ہو چکا ہے ؛

اور اخبار ۲۹ نومبر مین علیحدہ اخبار نور الانوار جو ملک کو جسمین اہلحدیث کی ہجو ہے کا ذکر ہے مشتہر کیا اور ہمارے اشتہار کا جواب اکمل الاخبار سے نقل کر دیا و علی ہذا القیاس

ازانجملہ اخبار اکمل الاخبار دہلی و ارمغان دہلی و کشف الاخبار بمبئے و آفتاب پنجاب لاہور و طوطی ہند میرٹھ و کوہ نور لاہور وغیرہ ہین۔ انہین سے بہی جس اخبار کو ملاحظہ کرو گے اسمین مسلمانون کے باہم لڑانیوالے مضامین ضرور پاؤ گے۔ اسمقام مین اخبار اکمل الاخبار سے ایک اس قسم کا مضمون نقل کرتے ہین کیونکہ اسپر ہم کسیقدر بحث کرنا مدنظر رکہتے ہین ؛

آپ اخبار نمبر ۴۶ جلد ۸ مطبوعہ ۱۳ نومبر مین ہمارے اشتہار مندرجہ نمبر ۹ جلد ۶ کے جواب مین ہمارا وعدہ ایک ہزار روپیہ انعام کو فضول شیخی قرار دیکر فرماتے ہین کہ ان عقاید و عملیات کو جو کلابی چودہ مین اہلحدیث کیطرف نسبت کئے گئے ہین اپنی کتابون مین جنکا حوالہ اس رسالہ مین ہے ملاحظہ کرو اور اگر تم کو ان کتابون مین وہ مسایل نظر آوین تو ہمارے پاس حاضر ہو جاؤ۔ اسکے بعد زر انعام جسمین سے پانچ سو روپیہ از راہ ترحم تمکو معاف کئے گئے بذریعہ منی آرڈر یا ہنڈوی بہیجدو۔ اور اسمین گورنمنٹ کو یہہ صلاح دیتے ہین کہ مخالفین گروہ اہلحدیث ہندوستان مین پانچ کروڑ آدمی ہین اور اہلحدیث مٹہی بہر۔ ان مٹہی بہر مفسدون اور باغیون کے کہنے سے ان پانچ کروڑ کو گورنمنٹ کچہہ نہ کہے اور نہ پوچہے صرف ان مٹہی بہر لوگون کو ان عقاید سے توبہ کراوے اور انکی کتابون کو جلادے وہ توبہ نہ کرین تو انکو سزا دے یا اُن کو مسلمانون کی مسجدون سے نکالدے اور جدا کرے ؛

یہ یہ اُن ملکی بیقرار مردون کی کارروائیون کی مختصر ریویو ساہی جو پہلی انہی

حضرات کے سامنے پہر اور ترقی خواہان اور اتفاق جویان ملک کے آگے پیش کیجاتی ہے جس سے ہماری غرض ومقصود† یہہ ہے کہ یہ حضرات والامقام اور دیگر خیر خواہان اسلام وترقی جویان اہل اسلام خصوصًا وہ سوسائٹیان و اخبارات جو ترقی قومی کا دم بہرتی ہین اور اتفاق اسلامی کو اپنا اعلی مقصد و اصل مُدّعا قرار دیتی ہین اسپر اپنے اپنے ریویو (راے) ظاہر کرین کہ آیا یہ روش جو ان اخبارون کے اڈیٹرون نے اختیار کر رکہی ہے اِس سے اسلام یا خاص کر مذہب حنفی کی ترقی ورفعت متصور ہے یا اس سے مسلمانون مین باہم عناد وبغض وفساد پہیلنے اور اہلحدیث کا دشمن مذہب حنفی اور حنفیون کا دشمن اہلحدیث ہو جانیکا اندیشہ ہے۔ کیا عجب عامۂ اہلحدیث ان اخبارون کو پڑہکر یہ یقین کرلین گے کہ اِن کے مقتدا وپیشواے مولوی سیّد نذیر حسین صاحب محدّث دہلوی سے اہل مکہ نے یہ سلوک کیا ہی جو ان حضرات خیر خواہان مذہب حنفی نے بیان کیا ہی تو وہ اہل مکہ کو مشرکین [illegible] کی مثل (جنہون نے آنحضرت [illegible] کو [illegible] حدیبیہ کے سال حج نہ کرنے دیا تہا) یا اُن مروانیون کی مثل (جنہون نے حضرت عبداللہ بن زبیر کو مکہ مین شہید کیا تہا) یا اُن یزیدیون کی مانند (جنہون نے حضرت امام حسین کو کربلا مین شہید کیا تہا) قرار نہ دینگے؟ اور کعبہ شریفہ کے حج کو اِس جور وتعدی و رفع امن کے سبب اپنے ذمہ سے ساقط سمجہکر اس فرض اتفاقی کو ترک نہ کرین گے؟ اور جب مذہب اہلحدیث کی نسبت اُن حضرات کی یہہ الفاظ سنین گے کہ یہ مذہب جدید ہے یا یہ محمد بن عبدالوہاب کی تجدید ہے تو اِس کے مقابلہ مین وہ چارون مذاہب اور چارون مصلون کو مُحدث وبدعت قرار

---

† ایک مقصود اِس رپورٹ سے یہہ بہی ہے کہ عقلمند انصاف پسند ناظرین یہ داد دین کہ زیادہ تر اور پیشتر جہگڑ جہاڑ کس گروہ کیطرف سے ہے گروہ اہلحدیث سے یا حضرات حنفیہ سے۔ اور ہماری دوستون کی یہ شکایت کہ حنفی مذہب سے لوگون کو پہیرنا اہلحدیث کا اصول ہے اور اکثر جہگڑے جہاڑ انکی طرف سے ہو رہی ہے کس قدر صحت کے قریب ہے؟

نہ دین گے ؟ اور جب وہ اپنے اکابر علماء کی توہین کے الفاظ ان اخبارون مین پڑہینگے
تو وہ ازراہ حمیت جاہلیت حضرت امام ابو حنیفہ اور ان کے تلامذہ کو (خدا انکو اپنی رحمت
مین ڈہانک لے) صلواتین و تبرّے نہ سنائینگے ؟ **اس جانب** سے یہ باتین دتوع مین
نہ بھی آئین **تو کیا** جانب ثانی (**حنفیہ**) جنکی خاطر یہ مضامین ان اخبارون مین درج
ہوتے ہین۔ اِس جم غفیر کلمہ گویون کو (جنکی تعداد اِن ہی اخبارون مین اسّی لاکہہ بتائی گئی
ہے) دائرہ اِسلام سے خارج اور معابد و مشاہد اسلام سے علیحدہ نکرین گے ؟ اور درپے
ان کے قتل و ایذا کے نہ ہونگے ؟ **اور یہہ امور** خواہ کسی جانب سے واقع ہون ترقی و
اتفاق قومی کے مزاحم و مانع نہ ہون گے ؟ موجب خلل نظام عام و رافع امن کافہ انام (جو اصول
سلطنت کے بہی مخالف ہی) قرار نہ پائینگے ؟ **اِس امر کیطرف ہم گورنمنٹ کو بھی**
توجّہ دلانا چاہتے ہین جیساکہ اپنی اعیان قوم سے اسکے خواستگار ہین۔

ہماری رائے ناقص مین تو اس کارروائی سے نہ اسلام کا فائدہ ہی نہ حنفی مذہب
کی ترقی متصور ہے بلکہ اِس سے ان بر عکس نتائج پیدا ہونے کا اندیشہ ہی۔ چنانچہ نمبر اول
مضمون "مسلمانون کی خوفناک حالت" مین ہم اجمالی اشارہ کر چکے ہین اور اُسکی تفصیل اِس
مضمون نمبر ۲ مین کرینگے۔ اور اسیوجہ سے ہمکو اپنے ان دوستون† پر سخت افسوس و شکایت
ہے کہ اُنہون نے ایسے مضامین مفاسد خیز فتنہ انگیز کو اپنے نامی اخبارون مین مشتہر کیا۔
سب سے زیادہ اپنے دوست **اڈیٹر اخبار** شیر قیصر پر **افسوس** ہے کہ
باوجودیکہ وہ ایک **مہذب** و انصاف پسند و متین آدمی ہین (چنانچہ انکے بعض مضامین
اخبار اور بعض خطوط جو ہمارے نام آئے ہوئے ہین ہمارے اس خیال کے مصدق ہین)
اور وہ اِس گروہ اہلحدیث کو مسلمان بھی جانتے ہین گلابی چورقہ والون کی طرح کافر خارج
از ملت نہین سمجہتے۔ بلکہ اِس گروہ کے بعض اعیان و علماء کی تعریف بہی کر چکے ہین علی الخصوص

---

† **اڈیٹر اخبار کوہ نور** لاہور بہی ان سے کچھ کم مستحق **افسوس** نہین ہین گو ہمکو اُن سے کوئی خاص نسبت نہین ہی جسکی نظر سے ہم اُنپر زیادہ افسوس کرین مگر جوان سے کمال الفت اور ریفارمری خیالات اُن کو دوست مشتہر کرنے مین ان سے ایسے مضامین تفرقہ انگیز کا بلا رد و قدح نقل کرنا نہایت بعید ہے ۱۲

حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی کی شان مین وہ اپنے اخبار نمبر ۲۶ جلد ۲ مطبوعہ ۱۶ اکتوبر ۱۸۸۶ء کے صفحہ ۲ کالم ۲ و ۳ مین یہہ الفاظ لکھہ چکے ہین اس عہد کے زبردست عالم چند شخص سمجھے جاتے ہین *

(۱) مولینا نذیر حسین صاحب محدث دہلوی

(۲) مولینا محمد حسین صاحب لاہوری

(۳) نواب صدیق حسنخان بہادر قنوجی

مولینا نذیر حسین صاحب سے تو ہم خوب واقف ہین کہ وہ اعلی درجہ کے عالم اور بزرگ ہین خصوصًا علم حدیث انکا مستند ہے آپ کو وہابیت کی طرف منسوب کرنا نہایت درجہ افسوس کی بات ہے مگر وجہ اسکی یہہ ہوئی کہ جناب ممدوح کی بعض تصانیف سے ایسا پایا گیا ہے کہ آپ تقلید کو پسند نہین کرتے ہم نہین کہتے کہ ایسے عالم کا ایسا خیال عوام مین شایع کرنا کہانتک درست ہے مگر اتنا کہین گے کہ خیر اگر اتنا بڑا عالم غیر مقلد ہو جائے تو عام لوگون کو اسپر تکیہ کرنا کسیطرح زیبا نہین ہے الخ - اور سوالات علماء بمبئی کو اسی پرچہ اخبار مین لغو و سفاہت قرار دے چکے ہین - چنانچہ انکی اصل عبارت حاشیہ مین منقول ہے -

✝ آپ فرماتے ہین ہمکو بڑی حیرت اور افسوس سے یہہ بات کہنی ہے کہ جو باتین علماء بمبئی نے اشتہار مین بیان کی ہین وہ محض لغو ہین اگر کوئی ایک شخص انکو لکھتا تو اسی کی عقلمندی ثابت ہوتی جس حالت مین کہ یہ فعل ایک جماعت کے ساتھہ منسوب کیا ہے تو کمال افسوس ہوتا ہے - مانا کہ فرقہ غیر مقلدین بالکل نیا ہے اور ہماری اُن کے فروعات مین کچھہ مخالفت ہو مگر آخرش یہ لوگ اہل اسلام کہلاتے ہین اور مسلمان ہونیکا دعوی کرتے ہین پھر انکی نسبت بلا سند کے حوالہ کتاب یہہ کہدینا کہ وہ کتے اور سور کے گوہ موت وغیرہ کو پاک سمجھتے ہین محض بیدلیل بات ہے ایسے معزز جلسہ کا کام یہہ تہا کہ فرقہ مذکور کی تصانیف سے کچھہ باتین اخذ کر کے اسپر جرح و قدح کرتے نہ یہ کہ عام بازاری گپون پر اکتفا کر کے ایسی خرافات خط مین درج کی × × × ہم جبکہ ایک حوالہ بھی کسی کتاب کا نہین ہے تو پھر کیون کر کوئی تسلیم کر سکتا ہے سوالات

پہر سپہر چہپ ہ اخبار مہر ۶ ۴ جلد ۲ مطبوعہ ۲۳ نومبر مین بعض تصانیف نواب صاحب بہوپال مین پانچ مسایل (طہارت آب (۱) - پیشاب بچہ شیر خوار (۲) - قصر نماز (۳) - زکوۃ مال تجارت (۴) - مرغہ (۵) کے لئے سونے کے سوا اور چیز کی حلت) کا پایا جانا کسی عالم مجہول الاسم سے نقل کر کے آپنے فرمادیا اگر یہہ خبر صحیح ہی تو تعجب ہی کہ علما ربمبی کے سوالات پر جناب مولینا صاحب لاہوری نے کیون برا مانا - چونکہ مندرجہ بالا خط ایک عالم نے لکہا ہے جو بہت بڑے محدث ہین اسواسطے اسپر کسیطرحکا شک بہی نہین ہو سکتا ہمکو امید ہے کہ مولانا صاحب لاہوری یہہ شبہات رفع فرماوینگے - اور یہ خیال نہ فرمایا کہ ان مسایل کو ان سوالات سے جنکو ہم لغو وسفاہت قرار دے چکی ہین اور کسی مسلمان کو اسکا قایل نہین جانتے - کیا تعلق ہے کہ ان مسایل کے نواب صاحب کی کتابون مین پائے جانے سے وہ سوالات بہر سطبوع طبع سامی ہوگئے اور ان سوالون پر ہمارے برا ماننے کی اب وجہ پوچہنے لگے - اور [illegible] اخبار انجمن [illegible] جلد [illegible] مطبوعہ [illegible] مین آپنے مولانا محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی پر مکہ مین مواخذہ ہونیکا قصہ بتقلید اخبار نور الانوار ان الفاظ سے بیان کیا - کہ محمد عمر موذن - نے مولوی نذیر حسین صاحب کی لامذہبی وایمہ مجتہدین کو برا کہنے کا ماجرا پاشا رشریف مکہ سے جاکر بیان کیا تو وہان سے چہہ سپاہی ترک مسلح آئے اور انکو معہ ہمراہیان گرفتار کر کے لیگئے - پاشا رمکہ نے بواسطہ شیخ العلما ر مفتی سید احمد وجلانی (صحیح لفظ وحلان ہے) کے مولوی رحمت اللہ نزیل مکہ سے انکا حال غیر مقلدی کا دریافت کر کے انکو قید کرنیکا حکمدیا - جب اس واقعہ کو وکیل کونسل نے سنا تو پاشائی موصوف سے آکر کہا کہ یہہ لوگ رعایائی ہند سے ہین انکا فیصلہ ہمارے سپرد کرو تو مناسب ہے جواب ملا کہ اگر تم ان کی ضمانت کرو تو کیا مضایقہ ہے - اسپر وکیل مذکور نے انکار کیا - پس پاشا دنے انکو حوالات مین بہیجدیا اور کہا کہ تمکو ہم بحراست ترکون کے جدہ مین بہیجدینگے - مطوف نے عرض کیا کہ یہہ لوگ مدینہ طیبہ جانیکا قصد رکہتی ہین - پاشا نے جواب دیا کہ یہہ لوگ تو

صاحب مدینہ علیہ التحیۃ والسکینہ کو مردہ جانتے ہین وہان جاکر کیا کرینگے - پہر سنا گیا
کہ اونہون نے مع ہمراہیان شریف مکہ کے سامنے غیر مقلدی سے توبہ کی اور حنفی مذہب ہونیکا
اقرار کیا اور انعقاد محفل میلاد شریف کو مستحسن جانا - بعد اسکے حکم ہوا کہ اگر مولوی رحمت اللہ
صاحب انکی ضمانت کرین تو یہ لوگ مدینہ شریف جا سکتے ہین بعد مراجعت کے مقدمہ انکا
علماء حرم محترم کی تجویز سے فیصل ہوگا - اور یہہ خیال نہ فرمایا کہ ہم تو اہی مولانا
ممدوح کو ترک تقلید وعمل بالحدیث کی اجازت کا سارٹیفکٹ دے چکے ہین پہر انکی نسبت
لفظ لامذہبی (جو عمل بالحدیث وترک تقلید سے عبارت ہے) اور اُسکے لوازم وسزائین کس مُنہہ
سے نکالتے ہین - اور ایسے واہی مضمون کو جسمین ایسے نالایق الفاظ درج ہین کیون
درج اخبار کرتے ہین اور اگر اسکو نیا اور حنفیہ پسند اور اخبار کو حنفیہ کا دلچسپ بنانیوالا مضمون
سمجھکر نقل ہی کرنا ضروری تہا تو ان نالایق الفاظ کی نسبت تو اپنی عدم رضا کا اظہار
کیا ہوتا ؟

ہم نہین جانتے کہ ہمارے دوست کی قوۃ حافظہ پر نسیان کا غلبہ ہے کہ کل کا لکھا
ہوا مضمون آج یاد نہین رہتا یا عدم استقلال وسرعت انتقال آپکی طبیعت مین داخل ہے
بہرحال ان مضامین مخالف نفس الامر واعتقاد کے درج اخبار کرنیسے ہمکو اس دوست
پر سخت افسوس وشکایت ہے آیندہ وہ اِس شکایت کا ازالہ کرین خواہ اسپر اور ناراض ہوکر
اور تیز ہون مگر یہہ یقین کرلین کہ ادہر سے بھی شکایت دوستانہ بند نہ ہوگی آپ جہانتک
چاہین اس سلسلہ شکایت کو پہنچائین ؛

اِن مضامین کی صحت وصداقت کی نسبت بھی ہمکو بحث مدنظر ہے مگر
چونکہ یہہ مقام جسمین ہم مسلمانون کے حالات پر افسوس کرنا چاہتے ہین مقام تعزیت
ونصیحت ہے اسلئے ہم اسمقام مین اس بحث کو چھیڑنا مناسب نہین سمجھتے - اس بحث کو (جہانتک
اس پرچہ مین کرنا چاہتے ہین) ختم کرکے اِسی پرچہ مین ان مضامین کی صحت وصداقت پر

پر بھی بحث کرینگے اور ناظرین کو روشن دلایل اور واضح براہین سے ثابت کر دکہائینگے
کہ اِن یکطرفی ڈگریون اور خانہ ساز فتوح و فیصلون کو صحت و صداقت سے کہانتک تعلق ہے
اور اہلحدیث فرقہ جدید ہے یا قدیم اور محید دکیا معنی رکہتا ہے جو در کفتن نمی آید کا مصداق
ہے اور ائمہ مجتہدین کی توہین کرنیوالا کون گروہ ہے اور حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین
صاحب مُحدّث دہلوی کو مکہ شریفہ مین کیا واقع پیش آیا وغیرہ وغیرہ

نمبر ۳

مسلمانون کے معابد و مساجد

بانئی اِسلام (خداتعالی و پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام) نے تو مسجدون کو خدا کی
وعبادت کے لئے وسیع کیا ہے - خداتعالی نے فرمایا ہے کہ جو شخص خدا کی مسجدون
وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللهِ مین خدا کا نام لینے سے مسلمانون کو روکے اِس
أَن يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ البقرع ع ۱۴ سے زیادہ ظالم کون ہے ؟
اور آنحضرت صلعم نے خاص مسجد نبوی مین بخران کے عیسائیون کو نماز ادا کرنے سے
نہ روکا بلکہ روکنے والوں کو منع کر دیا - پس اُن عیسائیون نے اپنے طور پر اور اپنے قبلہ کی
طرف موتہہ کرکے آنحضرت کے روبرو نماز کو ادا کیا (چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر ۲ جلد ۵ مین صفحہ
(۳۶۱) اِسکی تفصیل و تخریج روایت ہو چکی ہے -

اور خاص کر اس مسجد پاک کی نسبت (جسکو بیت اللہ اور حرم محترم اور مسجد الحرام کہا
جاتا ہے) تو خداتعالی نے یہہ فرمادیا ہے کہ ہمنے اِس گہر کو تمام لوگون کے لئے مرجع (یا
وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا جای حصول ثواب بنایا) اور جائے امن کر دیا - اور
إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ **فرمایا** جو منکر ہین اور خدا کی راہ اور مسجدون الحرام سے
اللهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ (جنکو ہمنے سب لوگون کے لئے وہان رہنے والی ہون

لِلنَّاسِ سَوَآءَ الْعَاکِفُ فِیْهِ وَالْبَادِ وَ
مَنْ یُّرِدْ فِیْهِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ
مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ (الحج ۱۳۶)
اَوَلَمْ نُمَکِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا۔ قصص ع۶
اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ
یُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ۔ عنکبوت ع۷
وَمَنْ دَخَلَهٗ کَانَ اٰمِنًا۔ عمران ع۱۰

خواہ باہر کے یکسان بنایا ہے) روکتے ہین ہم انکو اور اُن لوگون کو جو اس مسجد مین کجروی اور ظلم کا ارادہ رکہتے ہین دُکہ کی مار چکہائین گے ؛ اور فرمایا ہمنی انکو امن والی مین جگہہ نہین دی ؟

اور فرمایا کیا وہ نہین دیکہتے ہمنے اُسکو امن والا حرم بنا دیا اور اُسکے ارد گرد سے لوگ اُچکے جاتے ہین اور فرمایا جو اس گہر مین داخل ہوا اُس نے امن پایا۔

وبناءًا علیہ کابر ائمۂ اسلام خصوصًا امام الائمۂ الاُمّۃ فخر حضرت امام ابو حنیفہ عبد اللہ

وعلی ابی حنیفۃ من لزمہ القتل بردۃ او قصاص او غیرہما لم یتعرض بہ ولکن الجیئ الی الخروج۔
تفسیر [illegible]

نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی کسی جرم شرعی کا ارتکاب کرکے مرتد ہو جاوے یا کسیکا خون کر ڈالے اور پہر وہ حرم محترم مین آکر پناہ گزین ہو تو اس سے [illegible] مدد نہ دین تا کہ وہ خود ہی لاچار ہو کر حرم سے باہر آجاوے ؛

مگر آجکل کے مسلمانون نے مسجدون اور خاصکر مسجد الحرام (مامن خلایق) کو ایسا تنگ و محدود کر رکہا ہے کہ اب انکا نام خالہ جی کے باڑے اور باوا جی کا گہر رکہا جانے لگا ہے وہ جسکو چاہتے ہین اون مسجدون مین عبادت کرنے دیتے ہین جسکو چاہتے ہین انہین عبادت کرنے پر ذلیل کرتے ہین انکی مسجدون مین عیسائی یا یہودی کب عبادت کر پاتے ہین وہ اپنے مسلمان بہائیون کو (جو صرف بعض فروعات مین انسے اختلاف رکہتے ہین) تو انہین گہسنے ہی نہین دیتے اور اگر کوئی خود بخود آگہسے تو اُسکی اچہی طرح خبر لیتے ہین۔ شیعہ کا کیا مقدور ہے کہ سُنیون کی مسجد مین بے کہٹکے شیعہ طور پر نماز ادا کرے۔ اہلحدیث کی کیا مجال ہے کہ جس مسجد مین چاہے رفع یدین و آمین بالجہر کرکے نماز پڑہ لے۔

+ دیکہو رسایل انکے مخالفین کے انہین کیا کچہ کہا ہے کہ مسجد نہ ٹہری انکی باوا جی کا بالاخانہ ٹہرا وغیرہ وغیرہ ۱۲

یہ فتوے عام مسلمانون کو اِن کے مقدس مولوی صاحبون نے دئے
ہین اور اس باب مین متعدد رسالہ تالیف کر کے مشتہر کر دئے ہین ٭

تہوڑا عرصہ گذرا ہے کہ ایک لودہیانہ کے مولویصاحب نے صوبہ بہار مین پہنچکر
اہلحدیث کو مسجدون سے نکالنے مین بہت زور لگایا اور اِس مضمون کا ایک رسالہ جس کا
نام نامی انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد ہے شہر عظیم آباد پٹنہ مین
چہپوا کر مشتہر کیا اسمین آپنے اہلحدیث کو قتل کر ڈالنے کا بھی فتوے دیا ہے جسکا اثر
تہوڑے دنوں کے بعد اس نواح کے بعد یہ پیدا ہوا کہ ضلع شاہ آباد مین اہلحدیث و حنفیہ
مین ایک مسجد مین نماز پڑھنے پر ایسی لڑائی ہوئی جسمین بر طبق بیان فریق حنفیہ تلوار بھی
چلی۔ اِس رسالہ مین مولویصاحب موصوف نے اہلحدیث کو مسجدون سے خارج کرنے
پر یہ دلیل پیش کی ہے کہ یہ لوگ مشرک ہین کیونکہ یہہ ہم لوگون کو مشرک کہتے ہین اور مشرکون
کو مسجدون مین [illegible] ما کان للمشرکین ان یعمروا مساجد اللہ
یعنے مشرکون کو لایق نہین ہے کہ خدا کی مسجدون کو آباد کرین) مانع ہے ٭

اور اِس دلیل مین آپنے غور فرما کر یہہ باتین نہ سوچین کہ **اولاً** عام اہلحدیث کا حنفیہ
کو مشرک کہنا کب مسلم ہے۔ یہہ بات اہلحدیث کے اعتقاد و اصول مذہب مین داخل نہین
ہے۔ اور اگر کسی خاص اہلحدیث نے کسی خاص حنفی کو کسی خاص سبب سے جب شرک کی نظر
سے مشرک کہہ بھی دیا تو یہہ کُل اہلحدیث کی طرف سے کل حنفیہ کے حق مین کیونکر تسلیم
کیا جا سکتا ہے ؟

ثانیاً۔ اگر کسی مسلمان کو مشرک یا کافر کہنے سے جو کفر یا شرک کیطرف قائل راجع ہوتا ہے
وہ کفر عملی ہے یا کفر اعتقادی جو اِسکو ملت سے خارج کرے اور احکام کفر اسپر لگا وے۔

ثالثاً اِس آیۃ مین اگر مشرکون کو مسجدون مین عبادت سے روکنے کا حکم ہے تو یہہ تو اُن
مشرکون کا حکم ہے جو اپنے کفر کے اقبالی ہون نہ اُنکا جو مدعی اسلام ہون چنانچہ اِس آیۃ کا

شٰاھِدِیْنَ عَلٰی اَنْفُسِہِمْ بِالْکُفْرِ جسکو جناب مولوی صاحب رسالہ دار شیر مادر کیطرح
غٹ غٹ کرکے نوش فرما گئے ہین اِس خصوصیت پر شاہد ہے پہر اِس آیۃ سے اُن کافرون
یا مشرکون کا (جو خود مدعی و اقبالی کفر نہین ہو بلکہ مدعی اسلام اور کلمہ گو ہون صرف اُنکے اسلامی
بھائی انکو کافر یا مشرک بتاتے ہون) حکم ممانعت کیونکر استنباط ہو سکتا ہے۔؟

اِن رسالدارون کو نہ آخرت میں خدا کی مواخذہ کا خوف ہے نہ دنیا مین اعتراض اہل علم
کا ڈر ہے کہ ہمارے اِن استدلالون کو اہل علم کیا کہین گے۔ دو تین ورق کا رسالہ بنا کر رسالدار
کہلاکر جو جی مین آوے اسمین درج کر دیتے ہین اور اتنا بھی نہین سمجھتے کہ جو بات ہم مخالف
کو کہتے ہین وُہی بات اگر وہ ہمکو کہدے تو وہ کیا جواب دینگی۔؟ کیا تمہارے مخالف نہین
کہسکتے کہ تم لوگ مشرک ہو اور بحکم آیہ کریمہ مسجدون مین نماز پڑہنے سے ممنوع پہر یہہ
مسجدین کس گروہ مسلمانون کے لائق رہین گی۔؟ اور بجز اسکے کہ اقوام غیر انکو ڈھا کر
[illegible] مین یا [illegible] مین تیار کرین الگ [illegible] گی ہے

آجکل جو **گلابی چو ورقہ** رسالہ تیار ہو کر گلی کوچہ ہندوستان و پنجاب وغیرہ
بلاد مین دائر و سائر ہو رہا ہے اُسمین یہہ حکم ممانعت اِن الفاظ سے درج ہے کہ غیر مقلدون
سے مخالطت اور مجالست اور انکو اپنی خوشی سے مسجدون مین آنے دینا شرعاً ممنوع ہے
کیونکہ مسائل مذکورہ† سے معلوم ہوا کہ وہ اہلبدعت ہین نہ اہلسنت اور مجالست و مخالطت
اہلبدعت شرعاً منع ہے۔

پہر اُسکی تائید مین ایسے اقوال لائے ہین جن مین اہلبدعت کے ساتھ کہانا پینا نکاح کرنا
ان کے ساتھ نماز پڑہنا منع کیا گیا ہے۔ مسجدون مین آنے یا اُنمین نماز پڑہنے سے انکو
منع کرنے کا اِنمین ذکر و اثر و نام و نشان نہین ہے۔

---

† اُن ہی مسایل کو مراد رکہتے ہین جو گلابی چو ورقہ مین اہلحدیث کے ذمہ لگائے گئے
ہین اور ان چارون رسایل مین حنفیہ کے ذمہ۔

اِس رسالہ پرچپن رسالدارون (مولویون) کے نشان (مواہیر) لنصب (ثبت) کئے گئے ہین مگر کسینے اپنا نشان قایم کرتے وقت یہ نہ سوچا کہ ہمارا دعوی کیا ہے اور ہماری دلیل سے کیا نکلتا ہے ہم کیا دیکھکر نشان (مہرین) لگائے جاتے ہین -

مانا کہ اہلحدیث اُنکے نزدیک بدعتی ہین (جیسا کہ وہ اُنکو بدعتی کہتے ہین) اور بدعتیون سے مِلنے کہانے پینے ملکر نماز پڑہنے کی ممانعت اِن کے متمسکہ اقوال سے نکلتی ہے -

ولیکن اِنسے مسجد مین آنے یا نماز پڑہنے سے روکنا کہان تک ثابت ہوتا ہے کہ وہ مسجدون مین بھی نہ آوین اور تنہا اپنی نماز بھی نہ پڑہین مسجد مین آکر نماز پڑہنے کے وقت نہ کوئی کہانا کہاتا اور نہ نکاح کا طالب ہوتا ہے اور کسی کے ساتھ ملکر نماز پڑھنا نہ پڑھنا بھی امر اختیاری ہے نہ جبری واضطراری پہر ان اقوال کو مسجدون سے روکنے سے کیا علاقہ -؟

یہ ہمارے رسالہ اخبارون کی قوت [illegible] ہے اور [illegible] اور دعوی یہہ کہ اہلحدیث کو تمام ملک کی مسجدون سے نکال دیا ہے اور کہین اُنکو نماز پڑہنے نہین دیتا -

یہہ عام مسجدونکی نسبت اِن کے خیالات و معاملات ہین اور جو خاص مسجد الحرام کی نسبت اِن سے وقوع مین آتا ہے اسکا ایک نمونہ وہ معاملہ ہے جو جناب سیّد محمد نذیر حسین صاحب محدّث دہلوی کے ساتھ اُنھون نے کیا ہے - وہ بصفحہ (۲۳۷) منقول ہوچکا اُسکا ہم اعادہ نہین کرتے اِسپر ہان **اِسمقام مین** اسقدر افسوس ظاہر کرنا چاہتے ہین کہ اگر یہہ معاملہ اسیطرح ہوا ہے جو ان حضرات نے بیان کیا ہے تو اسلام کی حال پر رونے اور آنسو بہانے کا اِس سے زیادہ افسوسناک موقع پہر کہین نہ ملیگا -

بفرض صداقت اِس واقعہ **اگر اہل** مکہ کو ظالم اور ناحق بر قرار دیا جاوے تو بہی اسلام و مسلمانون کی رسوائی و اہانت ہیکہ اِن کے مقدس مشہد کی اب یہ حالت ہے تو اُن کے اور مشاہد و معابد کا کیا حال خیال چاہیئے چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

اور اگر مولانا محمد سید نذیر حسین صاحب کو اس لائق سمجہا جاوے جوان سے معاملہ ہوا تو بہی مسلمانون کی ذلت و اہانت ہے کہ ان کے ایسے مشہور عالم و محدث و فقیہ و مفسر (جن کے علم و کمال کو انکے منکر و مخالف بہی مانتے ہین) کی یہہ حالت ہی اور وہ اس لائق ہین تو اور ہمان و شمان کا کیا حال - غرض بہر دو صورت مسلمانون اور اسلام پر دہبہ لگتا ہی اور اقوام کی نظرون مین اسلام و مسلمانون کی حقارت جچتی ہے - اس بات کو ہمارے مسلمان بہائی خواہ کسی گروہ کے ہون غور سے سوچین بے سوچے بے سمجہین اس کے جواب دینے اور رد کرنے کے در پے نہ ہو جاوین جیسے کسی عقلمند نے اپنے خصم کے رو مین کہا تہا کہ مین تیری بات کو تو سمجہا نہین - پہر اسکے جواب مین رد دیتا ہون - یہہ افسوس اس قصہ کی تسلیم وقوع پر ہے اور اگر ہم اسکو کذب قرار دین (چنانچہ مقام بحث مضامین اخبار مذکورہ مین اسکی وجہ بیان کرین گے) تو مسلمانون پر اور وجہ سے افسوس ہے کہ اونہون نے اس ناحق بات کو شایع کیا جسمین بہر صورت اسلام و مسلمانون کی توہین ہے - ان کے مقدس شہد کو دہبہ لگتا ہے یا ان کے ایک مشہور عالم کو بٹہ -

اب ہم اس استان افسوس کو بند اور دفتر شکایت حالات مسلمانون کو ختم کرتے ہین اور اخبار مذکورہ کے مضامین لائق بحث پر بحث کرتے ہین - و باللہ التوفیق

جوابات مضامین اخبار مشیر قیصر

ہمارے دوست قدیم و محب صمیم اڈیٹر اخبار مشیر قیصر نے ہم پر اور ہماری گروہ و اعیان گروہ پر کئی طعن و اعتراض کئے ہین از انجملہ بعض کے جواب تو ہم اسی اخبار مین دیچکے ہین اور جو باقی ہین انکے جوابات نمبروار معروض ذیل ہین

جواب طعن توہین امام ابو حنیفہ نمبر (۱)

اس اعتراض کا جواب ہم اپنے خیال مین تو ادا کر چکے ہین اور آپ کی اخبار گہر بار مین انکو

چھپوا چکے ہین مگر چونکہ آپنے اس جواب کو کافی نہین سمجہا اسلیئے اس جواب کو اپنے ناظرین کے
سامنے پیش کرتے ہین اور جو اسپر اور بعض منصف و محقق لوگون نے محاکمہ کیا ہے اسکو
بہی عرض خدمت ناظرین کرتے ہین ان تحریرات کو دیکہہ کر کسی اور منصف و محقق نے بہی ہمارے
دوست مشیر قیصر کا ساتھہ دیا اور انکی رائے سے اتفاق کیا تو ہم اُسکے جواب مین اور بہی کچہہ
کہین گے ورنہ اُس اپنے جواب کو کافی جواب اور اس محاکمہ بعض محققین کو منصفانہ محاکمہ
قرار دیکر اس باب مین آیندہ سکوت اختیار کرینگے ہمارا دوست اُسکو مانے خواہ نہ مانے۔

ہمارے رقیمہ مندرجہ اشاعۃ السنہ نمبر ۷ جلد ۶ کو ہمارے دوست نے ازراہ
لطف و کرم اپنے اخبار نمبر ۴۵ جلد ۷ مطبوعہ ۶ نومبر ۱۸۸۳ء مین نقل کیا اور اسکے
جواب مین بالفاظ ذیل ہمکو مخاطب و مشرف فرمایا ٭

مشیر۔ ہمارے دعوی کے اثبات کے لئے ظفر مبین وغیرہ کافی ہین اور اسکا
استثنا [illegible] کے الفاظ
اور بہت سی مطاعن ملاحظہ ہون تیسری آپکو یاد ہوگا کہ جناب نے جو ایک جواب مضمون
اس اخبار مین چھپوایا تہا۔ اسمین ثلث حدیث کے طعن صاف موجود تہے جس پر سایل نے
نکتہ چینی کی تہی۔ یہہ گذارش مجمل ہوئی اگر موقعہ ہوا تو کبہی مفصل بہی عرض کیا جائیگا

اسکے جواب مین خاکسار نے رقیمہ ذیل لکہا جسکو آپنے اپنے اخبار نمبر ۴۷ جلد ۷
مورخہ ۲۰ نومبر مین ازراہ مرحمت و عطوفت درج فرمایا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے معزز کرمفرمائے مولوی غلام محمد خان صاحب اڈیٹر اخبار مشیر قیصر لکہنو۔
السلام علیکم و رحمت اللہ۔ آپنے اپنے اخبار مطبوعہ ۵ نومبر مین جو میرے خط کا جواب
دیا ہے وہ میرے شرط کے موافق نہین ہے۔ اسمین کتاب متضمن توہین امام والا
مقام (ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ) کی نشان دہی کی شرط یہہ تہی کہ وہ کسی عالم کی تالیف ہو اور آپنے

ایسی کتاب کی نشان دہی کی ہے جس کے مولّف کو آپ اور سب آپ کے ہم مذہب خصوصًا اس کتاب کے جواب وہ عالم نہین جانتے پہر آپ اُلٹا ہم سے یہہ سوال کرتے ہین کہ اِس کتاب کے مستثنی ہونیکے کیا معنی - اور اگر یہہ خیال ہو کہ وہ شخص گروہ اہل حدیث مین عالم تسلیم کیا جاتا ہے تو یہہ بہی صحیح نہین ہے - بتائے اِس گروہ کے کس اہلعلم نے اسکو عالم کہا یا کہا ہے - اِس شخص کے بعض رسایل اُردو کے تقریظات کو آپ ملاحظہ فرماوینگے تو اُن مین صاف تصریح پاوینگے کہ وہ شخص عالم نہین ہے -

ہماری کلام مین لفظ **توہین** امام بتانے کی یہہ **شرط** تہی کہ آپ اِس لفظ کے ماقبل و مابعد کلام کے دو چار سطرین دیکہہ لین مبادا اسمین اِس لفظ کا توہین نہ ہونا ثابت کیا گیا ہو - آپنے اس شرط کا بہی لحاظ نہ کیا - ایک جگہہ لفظ قلت حدیث بحق امام صاحب استعمال کرنا اپنی یاد سے بتا دیا - ہماری اصل کلام کی طرف مراجعت فرما کر اِس کے ماقبل و مابعد کو [illegible]

اسی روش سے نواب والاجاہ کی کلام مین لفظ مزجاۃ بحق امام استعمال کرنا بیان فرمایا - آپ کی اور تالیفات (جلب المنفعۃ وغیرہ) کہ جسمین اِس کلام کا محل و موقعہ بیان ہوا ہے ملاحظہ نہ کیا - آپ کے پاس **ضمیمہ اخبار** سفیر ہند (جسمین ہمارا اصل کلام منقول ہے اور اُسمین لفظ قلت وارد ہے) موجود نہ تہا اور نواب والاجاہ کا رسالہ **جلب المنفعہ** بہی ملاحظہ سامی سے نہیں گذرا تو آپنے اپنا ہی پرچہ اخبار نمبر ۲۰ جلد ۵ مطبوعہ ۳۱ مئی ۱۸۸۱ع (جسمین اس ضمیمہ کا ماحصل منقول ہے) دیکہہ لیا ہوتا اور نواب والاجاہ کے رسالہ جلب المنفعہ کا ماحصل ہمارے رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر ۷ جلد ۶ کے صفحہ (۲۰۱) مین ملاحظہ فرمایا ہوتا اِس کے بعد جو خیال مین آتا سو بیان کیا جاتا پیش و پس دیکہنے سے پہلی یادداشت کے بہروسہ ایک بات کا تعین کر لینا اور دوسرے کے اتہام یا الزام کے لئے اسکو اخبار مین مشتہر کر دینا آپ کی شان سے مستبعد معلوم ہوتا ہے - ہم اِس مقام مین آپ کے پرچہ شیر قیصر نمبر ۲۰ جلد ۶

کی عبارت نقل کرتے ہین اس سے آپکی تسکین خاطر نہ ہوئی تو اصل عبارت ضمیمہ اخبار سفیر ہند مطبوعہ ۲۳ مارچ ۱۸۷۸ء اور رسالہ جلب المنفعہ نقل کرین گے آپنے اس پرچہ کے صفحہ ۶ مین ہمارا ایک خط نقل کیا ہی جسمین عبارت ذیل درج ہے میرا اعتقاد جناب امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کی نسبت تو یہہ ہے کہ وہ فقہ و اجتہاد مین امام تھے اور تقوے و زہد و دیانت و امانت میں اور ائمہ دین کے ہمسر ۔

یہ بات مین آج نہین کہتا قدیم سے یہی کہہ رہا ہون اور یہی اعتقاد رکھتا ہون اسکی تائید و تصدیق مین ضمیمہ اخبار سفیر ہند امرتسر نمبر یازدہم مطبوعہ ۲۳ مارچ ۱۸۷۸ء کی نقل پیش کرتا ہون اور اسکی ایک کاپی بہی پیش کش خدمت ہی ۔ اس ضمیمہ میں بصفحہ ۴۳ مرقوم ہے کہ امام ابو حنیفہ کی (بہ نسبت ائمہ ثلثہ) حدیث میں قلت انکی تقوے و ورع و دیانت و امانت و فقہ و اجتہاد میں خلل انداز نہین اور نہ کسی طرح انکی جناب مین طعن یا سوء ظنی کا باعث ہوسکتی ہے ٭

ہمارے [illegible] انکی سمجھ و [illegible] نہایت میری ان باتون کو (جو انکی برات و حمایت کے لئے مخالفت حدیث سی کہے ہین) اولٹا طعن اور اہانت سمجھنے لگین اور میری حسن ظنی کو جس پر خدا گواہ ہے و کفی بہ شہیدا سوء ظنی نہ خیال کر بیٹھین ۔ پھر اسکی تائید مین امام شعرانی کا کلام پیش کیا ہے اور اسکے بعد جناب مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی کا جو سر امد فضلاء حنفیہ ہین اور آپکے شہر مین رونق افروز ہین کلام نقل کر کے یہہ ثابت کر دکہایا ہی کہ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کی جناب مین میرا وُہی اعتقاد ہے جو ان حضرات کا اعتقاد ہے ۔ پھر بہی مین طاعن اور منتقد سمجہا جاون اور سوء ادبی کا مرتکب یا مجوز خیال کیا جاؤن تو یہہ کیا انصاف ہے ۔

اس خط و عبارت کو آپنے نہ صرف معمولی طور پر نقل کیا ہے بلکہ اسکی تائید و تسلیم مین اپنے اڈیٹوریل مین فقرات ذیل زیب رقم فرمائے ہین ٭

"جناب مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب لاہوری"

مولینا صاحب لاہور کے ایک نامی فاضل اور علماء مشاہیر سے ہین پچھلے دنون ایک مباحثہ کی تقریر پر راقم نے اُنکے بعض معتقدونکی نسبت کچھہ رائے دی تھی اُسکی نسبت ایک خط مولانا صاحب کا صادر ہوا ہمکو اس خط پڑہنے سی نہایت خوشی ہوئی ہم اُسکو خط وکتابت کے صیغہ مین بجنسہٖ درج کرتے ہین اور جو کچھہ ہمارا آپ کی نسبت خیال ہے ہم اُسکو ظاہر کرتے ہین کہ مولوی صاحب کی ذات فی الواقع اِس زمانہ مین مغتنم ہے"۔

ہماری اِس کلام اور آپ کی اِس تائید صداقت نظام کو پڑہکر امید ہے کہ آپ کو اور جملہ ناظرین کو یقین ہوگا کہ وہ حرف قلت بحق امام مذہب بطور توہین نہین نکلا بلکہ بمقام مدحت ومدافعت وبغرض برات وحمائت امام (اِس طعن مخالفین سے کہ وہ دیدہ دانستہ حدیث کا خلاف کرتے تھے) سرزد ہوا ہے۔

جناب کو اور جناب کے اہلمذہب کو مناسب ہے کہ اس یقین کو لوح خاطر سے دور نہ فرماوین اور ہمکو ویسا ہی معتقد ومداح امام دالاَمقام تصور فرماوین۔ خواہ مخواہ اُن ملاؤن کی طرح جنکا ذکر اشاعۃ السنہ نمبر۷ جلد ۶ کے صفحہ ۱۹۳ مین ہوچکا ہے ہمکو امام صاحب کا منکر ومخالف وبدگو وعیب جو قرار نہ دین اور یہ خیال کرین کہ علماء اہلحدیث یا اُنکے عوام کا فہ انام کو امام صاحب کا معتقد ومداح قرار دینے مین امام صاحب کی شان وشوکت اور ان کے اتباع مذہب کی عزت وعام اسلام کی ترقی ورفعت متصور ہے یا خواہ مخواہ لوگون کو ان کے طاعن ومخالف بنانے مین۔

اخیر مین آپ سی یہہ درخواست کیجاتی ہے کہ آپ اس رقعہ کو اخبار مین درج فرمائین آپ کی اسپر توجہ نہوئی تو ادرنا ظرین حنفیہ کی تو ضرور ہوگی اور اُنکی سوءظنی ہماری طرف سے دور ہوگی جسمین اصلاح عام واتحاد فیمابین اہل اسلام متصور ہے۔ وباللہ التوفیق

راقم ایکا دلی دوست اور امام الائمہ ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کا دلی معتقد **ابو سعید محمد حسین لاہوری**

اِس خط میں جو امام **شعرانی** اور مولوی **عبد الحی** صاحب لکھنوی کی کلام اور **نواب** صاحب بھوپال کے رسالہ **حلیب المنفعہ** کا حوالہ دیا گیا ہے اس مقام مین انکا بعینہ نقل کرنا مناسب ہے تا کہ ناظرین کو ہمارے دعوی کی پوری تصدیق ہو اور ہمارے دوست معترض (اڈیٹر مشیر قیصر) کی کلام پر پوری رائے دینے کا موقع ہے ٭

شیخ **عبد الوہاب شعرانی** نے میزان کبرٰے کے صفحہ ۱ے مین امام ابوحنیفہ کے مخالف و طاعن کا یہہ اعتراض نقل کیا ہے کہ آپ قیاس کو حدیث نبوی پر مقدم کرتے پھر اسکی جواب

(فصل) في بيان ضعف قول من نسب الامام اباحنيفة الى انه يقدم القياس على حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم اعلم ان هذا الكلام صدر من متعصب على الامام المشهور في دينه غير متورع في مقاله غافلا عن قوله تعالى ان السمع والبصر والفؤاد كل اولئك كان عنه مسئولا وعن قوله تعالى ما يلفظ من قول الا لديه رقيب عتيد وعن قوله صلى الله عليه وسلم لمعاذ وهل يكب الناس في النار على وجوههم الا حصائد السنتهم وقد روى الامام ابو جعفر الشيزاماري نسبة الى قرية من قرى بلخ بسنده المتصل الى الامام ابي حنيفة رضي الله عنه انه كان يقول كذب والله وافترى علينا من يقول عنا اننا نقدم القياس على النص وهل يحتاج بعد النص الى قياس

مین فرمایا ہی کہ یہہ اعتراض اس متعصب شخص سے صادر ہوا ہے جسکو اپنے دین کی پرواہ کم ہے اور وہ پرہیزگار نہین ہے اور خدا تعالی کے اس قول سے کان آنکھہ دل سبھی سے سوال ہونیوالا ہے اور [illegible] جو کچھ منہہ سے نکلتا ہی اُسکے (لکھنے کو فرشتہ) منتظر و تیار رہتا ہے - اور آنحضرت کے اِس قول سے جو معاذ کو آپنے فرمایا ہے کہ لوگون کو منہہ کے بل آگ مین انکی زبان کی کٹی ہوئی باتین ہی ڈالینگی" - غافل ہے - اور امام جعفر شیزاماری نے بسند متصل تا با مام آپ سے نقل کیا ہے کہ آپ فرمایا کرتے کہ بخدا اُس شخص نے ہم پر افترا کیا جو کہتا ہے کہ ہم قیاس کو نص پر مقدم کرتے ہین کیا نص کے ہوتے بہی قیاس کی حاجت ہی -

اِس جواب کی تائید مین آپ نے بصفحہ ۲۷ وہ کلام جسکا ہمنے حوالہ دیا ہے اور ہمین یہہ پایا جاتا ہے کہ امام ابو حنیفہ کو اورائمہ کی نسبت احادیث کم پہنچی ہین فرمایا ہے انکا اصل کلام

واعتقادنا واعتقاد کل منصف فی الامام
ابی حنیفة رضی الله عنه بقرینه ما رویناه
انقاعنه من ذم الرای والتبری منه ومن
تقدیمه النص علی القیاس انه لو عاش
حتی دونت احادیث الشریعة بعد رحیل
الحفاظ فی جمعها من البلاد والثغور وظفر بها
لاخذ بها وترک کل قیاس کان قاسه
وکان القیاس قل فی مذهبه کما قل فی مذهب غیره بالنسبته
الیه لکن لما کانت ادلة الشریعة
متفرقة فی عصره مع التابعین وتبع
التابعین فی المدائن والقری والثغور
کثر القیاس فی مذهبه بالنسبته الی
غیره من الائمة ضرورة لعدم وجود
النص فی تلک المسائل التی قاس فیها
بخلاف غیره من الائمة فان الحفاظ کانوا
قد رحلوا فی طلب الاحادیث وجمعها فی
عصرهم من المدائن والقری ودونوها
فجاوبت احادیث الشریعة بعضها
بعضا فهذا کان سبب کثرة القیاس

یہ ہے۔ ہمارا اور تمام منصفون کا اعتقاد امام
ابو حنیفہ رح کی نسبت بقرینہ ان باتون کے جو
ہمنے اُن سے نقل کی ہین (یعنی رائی سے بیزار
ہونا اور حدیث و قرآن کو قیاس پر مقدم کرنا)
یہ ہے کہ اگر وہ جیتے رہتے یہانتک کہ حدیث
نبوی جمع ہوئین بعد سفر کرنے حفاظ حدیث
کے اسکے جمع کرنیکے لئے شہرون اور سرحدون
مین اور اُن احادیث کو امام ابو حنیفہ پاتے
تو [illegible] قیاسون کو جو کر چکے تہے
چہوڑ دیتے اور اُن کے مذہب مین قیاس کم
ہوتا جیسے اَورون کے مذہب مین انکی نسبت
کم ہے ولیکن جبکہ دلایل شریعت (یعنی احادیث)
اِن کے زمانہ مین تابعین و تبع تابعین کے
ساتھ شہرون اور بستیون اور سرحدون
مین متفرق تہے تو اُن کے مذہب مین نسبت
اور امامون کے قیاس زیادہ ہوا ضرورت
کے سبب اسلئے کہ جن مسایل مین اونہون نے
قیاس کیا اُنہین نص نپائی۔ بخلاف اور
امامون کے اُنکے زمانہ مین حدیث کے حافظون

فی مذہبہ وقلتہ فی مذہب غیرہ
(میزان شعرانی صفحہ ٧٢)

نے شہرون اور بستیون مین حدیث جمع کرنیکو سفر
کئے اور احادیث کو جمع کیا۔

مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی نے بھی اسی عبارت میزان کبرے کو اپنے
رسالہ النافع الکبیر لمن یطالع الجامع الصغیر کے صفحہ ١٨ مین نقل کیا ہے

اقول تفرق الناس من قديم الزمان الى
هذا الاوان فى هذا الباب الى فرقتين
فطائفة قد تعصبوا فى الحنفية تعصبًا
شديدًا والتزموا بما فى الفتاوى التزامًا
شديدًا وان وجدوا حديثًا صحيحًا
او اثرًا صريحًا على خلافه زعموا انه
لو كان هذا الحديث صحيحًا لاخذ به
صاحب المذهب ولم يحكم بخلافه وهذا
جهل منهم بما روت الثقات عن ابى حنيفة
من تقديم الاحاديث والآثار على اقواله
الشريفة فترك ما خالف الحديث الصحيح
راى سديد وهو عين تقليد الامام لا ترك
تقليد وطائفة زعموا ان الامام قاس على
خلاف الاجتهاد وهجر ما ورد به الشرع
والآثار فظنوا فى حقه ظنونا سيئة واعتقدوا
عقايد قبيحة ومطالع الميزان لهم نافع
ولا وهامهم دافع فيتخذ العاقل مسلك البين

اور اسکی تائید مین فرمایا ہے۔ مین کہتا ہون
لوگ پرانے زمانہ سے ابتک دو فرقے ہو رہے
ہین ایک فرقہ تو حنفیون مین سخت متعصب ہے
انہون نے فتاوون کو پکڑ رکہا ہے اور وہ اگر
کوئی حدیث صحیح ان کے خلاف مین پاتے
ہین تو کہتے ہین یہہ حدیث صحیح ہوتی تو ہمارے
مذہب والا امام اسکو لے لیتا اور اس کے برخلاف
حکم نہ دیتا اور انکی یہہ بات انکی جہالت ہے
اسبات سے جو ثقہ لوگون نے امام ابو حنیفہ سے
نقل کی ہے کہ وہ اپنے اقوال سے حدیث کو
مقدم سمجھتے۔ پس قول امام خلاف
حدیث کو چھوڑ دینا بہت درست رای ہے
اور یہ عین تقلید امام ہے نہ ترک تقلید۔ اور
ایک فرقہ یہ خیال کرتا ہے کہ امام ابو حنیفہ نے
حدیثون کو عمدًا چھوڑ کر اپنا قیاس کیا ہے
سو انہون نے ان کے حق مین بدظنی کی
اور انکی نسبت برا اعتقاد جمایا۔ کتاب میزان کبری

ویہی طریقۃ الطائفتین انتہی۔
(النافع الکبیر لمن یطالع جامع الصغیر)

کا مطالعہ دونون فریق کو نافع ہی اور اُن کے دشمنون کو دافع ۔ دانا کو چاہئیے کہ بیچ کی چال اختیار کرے اور ان دونو فریق کی راہ چھوڑ دے''۔

اور **نواب صاحب بھوپال** نے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مناقب و فضایل رسالہ جلب المنفعہ مین بہت بیان کئے ہین جس کلام کا ہمنے اپنے خط مین حوالہ دیا ہے وہ یہ ہے جو اس رسالہ کے صفحہ ۶۲ مین مرقوم ہے ۔ آپ چارون امامون کا ذکر خیر کرکے فرماتے ہین ۔ غرضکہ این ہر چہار امام مجتہد از مردم زمان خیریت اند و متصف بودند بفضائل کثیرہ و مناقب شریفہ ۔ و ہر یکے در وقت خود نظیر خویش در علم و عمل و فضل و کمال نداشت تا انکہ مقلدین ایشان و تابعین آنہا کتابہا در محامد و مکارم ایشان ساختہ و پرداختہ اند مثلاً در مناقب امام ابوحنیفہ شانزدہ کتاب مستقل تالیف یافتہ کہ نامش در اتحاف النبلا مذکور ست [illegible] اند و ہر کہ در ترجمۂ وے ذکر قلت علم نحو یا ضعف او در حدیث نوشتہ مقصودش ازان عبارات نہ اظہار طعن و جرح ست بلکہ بیان واقع زیراکہ مطاعن را در ساحت فضل او گذر نیست و جرح چنین بزرگواران اگر از راہ نفسانیت آید و از تعصب خیزد محاربہ باشد با خدا چہ دشمنی اولیاء خدا موجب سخط او سبحانہ تعالی ست و وے منتقم ست از کسیکہ بنظر استخفاف یا استکراہ یا سوء ظن یا بے ادبی بسوئے وے یا امثال وے نظر میکند و گر گفتیم کہ وے قلیل النحو بود یا قلیل الروائت این معنی ماحی دیگر علوم و فضائل وے کہ متفق علیہ جماعہ اہل اسلام ست نمیتواند شد آن کیست کہ در وے خللی یا نقصی من وجہ نبودہ ست صحابہ کہ افضل امت اند باجماع امت در ایشان ہم کسے گذشتہ کہ قلیل العلم بود و از بسیاری احادیث خبر نداشت پس اگر امام اعظم ہم در رنگ آن اصحاب کہ از ایشان جز دو سہ یا چند حدیث مروی نشدہ روایت حدیث کم کرد کدام قباحت ست و علم نحو از ایجادات مرتضوی ست رضی اللہ عنہ

ہمگی صحابہ مزاولت این علم بروجہ حادث نکردہ اند بلکہ خود آنان را بنام و نشان این علم وقوف دست بہم دادہ ہر کہ امثال این امور را محمول بر ازدراء آن امام مقبول میکند سخت نامعقول است و سے ہیچ قدر خیر قرون نشناخت و قیاس غائب بر حاضر ساخت رد تقلید وے با تقلید دیگر سے و انکار بران لاسیما نزد مصادمت سنت صحیحہ و خلاف حدیث محکم امرے دیگر ست و انتقاص بر ائمہ عالیقدر امر دیگر۔ اول حق صریح ست و ثانی باطل قبیح با انکہ عذرہا سے صحیح از طرف ایشان و دیگر ائمہ مجتہدین در اول کتاب از زبان شیخ الاسلام رح سابق شدہ و با آنہمہ معاذیر حالا گنجایش کدام تقصیر در فضل کبیر ایشان باقی ست شک نیست کہ بعض مقلدین حنفیہ درین باب چنان زعم کنند کہ منکر تقلید ایشان مزدری ایشان است حالانکہ چنین نیست ولازم مذہب مذہب نباشد و اگر جاہلے کہ غافل از مزایاے حضرت امام ہمام ست و عاطل از زیور انصاف چنین کردہ و گفتہ باشد جز انکہ نامہ اعمال خود را سیاہ کردہ چیزے دیگر نیست ؎

و اذا اتتک مذمتی من ناقص ۞ فہی الشہادۃ لی بانی کامل ۞ (انتہی ما فی حلب المنفعہ)

اس خط و جواب کو جوان شہادات و تائیدات اکابر حنفیہ و اہلحدیث سے موید و مستند ہے ہمارے دوست مشیر قیصر نے نقل تو کیا اور اسکی تصدیق و تائید مین ایک دو جملہ مدحیہ (مرحبا- مین اسکی مکرر تصدیق کرتا ہون وغیرہ) سے ہمکو ممنون بھی فرمایا مگر اصل اعتراض توہین امام سے ہمکو بری نہ کیا- اور ہمارے خط کے ذیل مین بطور نوٹ دو ایک جگہہ یہہ حاشیہ لگا دیا کہ تمام حنفیہ اس قلت حدیث کو جو خلاف واقع ہے اور امام صاحب کی نسبت کہا گیا ہے) توہین سمجھتے ہین چاہیے آپکی یہ غرض نہو جناب نے اس قلت کو تسلیم کر لیا تو (امام صاحب کی) حمایت کیا ہوئی "

خاکسار اس کے جواب مین تطویل پسند نہین کرتا صرف ناظرین کو یہہ بتایا چاہتا ہے کہ ہمارے دوست کا یہہ کہنا کہ تمام حنفیہ اسکی توہین سمجھتے ہین ایک ایسی بات ہے

جسکو آپ ہی سمجھہ سکتے ہیں تمام حنفیہ سے آپکی مراد اس وقت کی ناواقف ہین تو انکی بات لائق اعتبار نہین - اگر علماء مراد ہین تو ہین نہین سمجھتے کہ وہ کون ایسا عالم ہوگا جو اس امر واقعی کو توہین سمجھیگا میرے دوست (اڈیٹر مشیر قیصر) اپنے ہی شہر کے معزز حنفی مولوی محمد عبد الحی صاحب لکھنوی کو (جو سو حنفیون بلکہ ہزارون کے برابر ہین) دیکھہ لین اُنہون نے کس تشریح کے ساتھہ میزان شعرانی کی عبارت نقل کی ہے اور اسکے موافق اپنی راے ظاہر فرمائی ہے **کیا وہ** جناب کے نزدیک حنفیہ مین نہین ہین ؟ یا اہل علم نہین یا اُن کے فیصلہ پر آپکو اعتماد نہین ؟ یہہ باتین ہم کیونکر تسلیم کرین جب ہم انکی نسبت آپ کے اخبار نمبر ۹۴ جلد ۷ مورخہ ۴ دسمبر ۱۸۸۳ء یہہ الفاظ اِسوقت پڑھ رہے ہین -

"جناب مولوی عبد الحی صاحب اس ہفتہ مین حیدر آباد دکن تشریف لیجانیوالے تھے آپ کی تشریف لیجانے سے لکھنؤ میں اندھیرا ہو گیا نہ صرف جامع مسجد کے نمازیون کو صدمہ ہے بلکہ تمام اہل علم اور بہتسون فارغ التحصیل طلبہ سناٹے مین ہین کیونکہ بظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ شاید اس مرتبہ آپکا قیام حیدر آباد مین زیادہ ہو -"

اِن الفاظ جناب کو پڑہنے کے بعد ہم کبہی یقین نہین کر سکتے کہ آپ مولوی محمد عبد الحیؒ صاحب کو عالم حنفی المذہب نہین جانتے یا اِن کے فیصلہ و اقرار کا اعتبار نہین کرتے لاجرم یہی کہنا پڑیگا جو آپنے فرمایا ہے کہ تمام حنفی اِس اعتراف قلت حدیث کو توہین سمجہتے ہین بے سوچے آپکی قلم سے نکل گیا ہے یا ہم اسکا مطلب نہین سمجھتے *

اب ہم اُس فیصلہ و محاکمہ کو نقل کرتے ہین جو اڈیٹر اخبار **جریدہ روزگار** نے ہمارے اس **خط** کے شایع ہونے سے پیشتر خط اول مندرجہ نمبر ۴ مشیر قیصر اور نمبر ۷ جلد ۶ **اشاعة السنہ** ہی کو دیکھکر جریدہ روزگار نمبر ۴۶ جلد ۹ مطبوعہ ۱۷ نومبر مین شایع کیا ہے -

محاکمہ

بحمد اللہ مشیر قیصر مطبوعہ ۷ نومبر مین ایک خط جناب مولانا مولوی **محمد حسین صاحب** لاہوری کا مع راے اڈیٹر مشیر قیصر نظر سے گذرا چونکہ اہل اخبار کا کام دیانت داری راست شعاری انصاف پسندی ہے ہمنے بنظر منصفانہ اُن دونون تحریرون مین غور کیا توبسبب شہادت واعتراف جناب مولوی صاحب لاہوری یہ بات کُھلّم کُھلّی نظر آئی کہ طرف ثانی کی جنکی یہہ فہرست ہی -

اول - گروہ اہلحدیث ایک فرقہ جدید ہے -

دوم - یہہ لوگ تصانیف مین جناب امام اکرم سیّدنا امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ پرطعن کرتے ہین -

سوم - جناب مولوی محمد حسین صاحب کی تصانیف مین ایسی باتین لکھی جاتی ہین جنسی کروڑہا آدمیون کی دل شکنی متصور ہے اِن تینون مطاعن کے دفع مین جناب مولوی صاحب نی نہائت صاف دلی انصاف شعاری سے اپنے مذہب کو چھپانے کیلیے† جو کچہہ نوک ریز قلم فرمایا ہے قرین صدق معلوم ہوتا ہے سچ ہی کہ ان لوگون کی تصانیف مشہورہ مین ایسی باتین موجود نہین ہمنے اُنکی ذی علم اتباع سے جو قطعہ مدراس مین سکونت گزین ہین بارہا دریافت کیا تو وہ لوگ بہی معاندین وطاعنین امام پرلاحول پڑہا کئے اِس سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ ان لوگون کا مسلک یہ نہین - ہان جناب مشیر قیصر کا استدلال ظفر مبین سے بادی النظر مین تو مناسب معلوم ہوتا ہے مگر بعد تحقیق یہہ بات بخوبی ثابت ہوتی ہے کہ طعن کسی فرقہ پر بطور عموم اُسوقت مین درست ہی کہ جب اُن کے پیشوا مجوز دمقرر ومحرر اُن امور کے ہون - صاحب ظفر المبین کچہہ ایسی ذی منزلت ناضل جماعت اہلحدیث کے پیشوا نہین نہ کوئی ذی علم عامل بالحدیث انکی افراط و تفریط کو

† جریدہ روزگار مین بہی لفظ ہی مگر شاید یہ سہو کاتب ہو اور صحیح لفظ بتانے کے ہو -

پسند کرتا ہی جو اُن کے باعث سب اہلحدیث ہدف نشانہ ملامت بنین استثنا مولوی
صاحب لاہوری کا ہمارے صواب دید مین باموقع بات ہی اگر جناب مہتمم صاحب مشیر قیصر
کارفرمائی اندک تدبر ہون تو ضرور اسکی راستی کا نور اُن کے پیش نظر ہوگا۔

اللہ اللہ ایسے زمانہ مین کہ علم کا قحط فہم کا کال مرۃً بعد اُخرےٰ رونما ہوا وجود اہل علم
وفہم کا ایک دولت غیر مترقبہ تصور کیجاتی ہے خصوصًا جب ذی علم کے عمدہ تصانیف
فارسی وعربی وہندی سے بیخکنی شرک واستیصال بدعت واثبات توحید واقامت سنت
وترویج وتشیع علوم وفنون متنوعہ وابطال مذاہب باطلہ فلاسفہ ونیچریہ ومعتزلہ وجہمیہ
ہو نہایت ہی مغتنم ہے۔

بجائے شکر اُن کے احسانات کے اُن سے اُلٹا گلہ کہ اونہون نے اپنی تصانیف
مین **مزجات** کا لفظ لکہا ہے غیر صحیح ہے اِسلئے اول تو لفظ مزجاۃ بسبب لُغت ومحاورہ
طعن پر دلالت نہین کرتا قطع نظر اسکے [illegible] صاحب دام اقبالہ کے
اسوقت صحیح ہو تا جب ائمہ متقدمین حدیث سے کوئی اُسکو نہ لکہتا ہو۔ **بخاری نسائی**
اور کتنے حضرات کا نام لین یہہ سب کے سب اپنی تصانیف مین ایسے الفاظ زیب رقم
فرمائے ہین جنکی نقل نوّاب صاحب نے بہی کی ہے پس ہماری دانست مین اسطرح کا
لفظ اُٹہانے مین صاحب **مشیر قیصر** کیون مساعی جمیلہ صرف فرماکے ایسی تراجم
ائمہ حدیث سے پیش نہین کرتے جنمین امام رضی اللہ عنہ کا سب سے اعلم بالحدیث ہونا مذکور
ہو۔ اگر ایسے تراجم بہی مہتمم صاحب مشیر قیصر در جواب ناقلین لفظ مزجات پیش کرین تو ہم
بہی جو ایک مضبوط حنفی ہین اسکا شکریہ ادا کرین گے اگر یہ بات متعذر ہی تو سکوت بہتر
صاحب **اشاعۃ السنہ** کی تحریرات رائقہ وقت بوقت ہماری نظر سے گذرا کرتی
ہین آجتک اُن کی کسی منصفانہ تحریر مین بہ نسبت امام جلیل القدر کے بے ادبی دیکہنے
کا اتفاق نہ ہوا۔ پہر قلت حدیث پر نکتہ چینی کا جواب وہی ہے جو گذرا۔ ہم معاصر صاحب

مشیر قیصر کیخدمت مین عاجزانہ التماس کرتے ہین کہ آپ براہ انصاف شعاری تاریخ ابن خلکان مین ترجمہ امام محمد رضی اللہ تعالی عنہ دیکھیئے ۵ حاجت مشاطہ نیست روی دلارام را۔

(جریدہ روزگار نمبر ۲۶ ۴ جلد ۹)

تتمہ جواب طعن توہین امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ

جواب طعن توہین امام والامقام ہنوز چہپکر شائع نہ ہوا تہا کہ جناب **مشیر قیصر** اپنا پرچہ نمبر ۴ ۵ جلد ۷ مطبوعہ ۲۵ دسمبر ۱۸۸۳ء جسمین وہ ہمارا طاعن امام وتوہین کنندہ ہونا اپنے خیال مین ایسا ثابت و مدلل کر چکے ہین کہ اسکے صلہ مین ایک ہزار روپیہ انعام کی خواستگار ہین لیکر آموجود ہوئے۔ **اس کے جواب** مین جو کچہہ ہمنے بطور **خط** اس دوست کے نام لکہا ہے اسکو اسی سلسلہ اور اسی موقعہ پر درج کرنا مناسب خیال کرتے ہین تاکہ ناظرین منصفین کو حال و دلائل فریقین [illegible] ظاہر کرنیکا آسانی سے موقع ملے۔ وہ **خط** یہہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے معزز کرم فرماے اڈیٹر اخبار مشیر قیصر صاحب

سلام علیکم۔ آج آپ کے اخبار نمبر ۴ ۵ مطبوعہ ۲۵ دسمبر ۱۸۸۳ء میں مولوی وکیل احمد صاحب کا دوسرا مضمون میری نظر سے گذرا جسمیں مولویصاحب نے میری اسبات کا کہ "علماء اہلحدیث مین امام ابو حنیفہ صاحب کا طاعن وتوہین کنندہ کوئی نہین ہے" جواب دیا ہے اور اپنے خیال مین یہہ ثابت کیا ہی کہ "اس گروہ کے علماء امام صاحب کی توہین ضرور کرتے ہین"۔

مین اس مضمون کا جواب مفصل لکہنا چاہتا ہون مگر اس سے پہلی ایک مجمل جواب کو پیش کرتا ہون اگر مولوی صاحب مذکور نے اس اجمالی جواب کی طرف توجہ کی اور جو اسکو

اخیر میں شروط خطاب معروض ہونگی انکی پابندی آپ سے ہوئی تو آیندہ جواب مفصل معروض ہوگا ورنہ سلام عرض کیا جائیگا۔

جواب اجمالی

مولویصاحب مذکور نے علماء اہلحدیث کے طاعن و توہین کنندہ ہونیکے ثبوت مین فرمایا ہے کہ اشرف الاشراف لوگون کی توہین **پانچ قسم** ہوتی ہے۔ (۱) اول ان کے اوصاف کمال کو مٹانا (۲) اُن کے اوصاف کمال کو عیب قرار دینا (۳) ان کے مسلک و **مذہب** پر معترض ہونا (۴) ان کے حقیقی لوگون کے اقوال طعن و توہین نقل کرنا (۵) ان کے پیروان و تابعین کی توہین کرنا۔ اسکے بعد فرمایا ہے کہ ان سبھی اقسام کی توہین بحق امام صاحب علماء اہلحدیث نے کی ہے۔

قسم اول و دوم کی توہین امام تو مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کی ہے جبکہ ہمارے امام صاحب کی کتابوں [illegible] انکار کیا اور ان کے بوقت شب ہزار رکعت پڑھنے پر تعجب کیا اور اسکو مٹایا اور بدعت ٹھرایا۔

قسم سوم کی توہین امام خود تمنے (خاکسار کو فرماتے ہین) کی ہے جبکہ مسایل مذہب حنفی پر معترض ہوئے اور ان کے خلاف مین انعامی اشتہار جاری کئے

قسم چہارم کی توہین امام ایک اور شاگرد مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب نے کی ہے چنانچہ رسالہ قلب الاطمینان مین اُس نے کہا ہے کہ امام بخاریؒ و امام غزالی و شیخ عبدالقادر جیلانی رح نے امام ابوحنیفہ کی توہین و **تحقیر** کی ہے پھر اس قسم کی توہین کے رد مین اور امام بخاری کے معترض ہونے کے جواب مین مولویصاحب مذکور نے فرمایا ہے اگر کہا جاوے کہ صرف اعتراض موجب **تحقیر** ہے تو ہم کہتے ہین کہ اعتراض سے **تحقیر** نہین ہوتی (یہ بعینہ جناب کی الفاظ ہین ناظرین انکو یاد رکہین یہ آپ ہی کے جواب مین کام آنیوالے ہین) **قسم پنجم** توہین امام صاحب مولانا محمد اسمعیل مرحوم نے تنویر العینین

ہیں اور مولوی سیّد محمد نذیر حسین صاحب نے **معیار** ہین کی ہے کہ ان کے پیروان کو بُرا کہا ہے۔

خاکسار ملتمس ہے کہ خدا کے فضل و تائید سے مولوی صاحب کے بیان سے یہہ نوکس و ناکس کو ثابت ہو گا کہ گروہ اہلحدیث کے اُن عُلماء نے جنکو مولویصاحب نے طاعن امام ٹھہرایا ہے امام صاحب کی خود توہین نہین کی مولوی صاحب نے اِن کے قولون اور فعلون سے یہہ توہین استنباط کی ہے۔ پھر یہہ استنباط **صحیح بہی ہوا** تو اُن علماء کی طرف توہین امام کا الزام نہ عاید ہو سکیگا۔ جبتک یہ ثابت نہ ہو کہ اُنہون نے اِسی غرض و نیت توہین سے وہ اقوال کہے اور افعال کئے ہین ممکن ہے کہ اُن کی یہ غرض و نیّت نہ ہو گو اِن کے قول و فعل سے یہ توہین نکلتی ہو اور اگر یہہ استنباط غلط نکلا تو اِن پر یہہ الزام توہین صریح اتہام متصور ہو گا۔

جہانتک [illegible] غور و خوض [illegible] استنباط مولوی صاحب صحیح نہین ہے اور منجملہ ان اقسام توہین کے کسی قسم سے (بجز قسم چہارم جسکے وقوع مین ہنوز تامل ہے اور در صورت وقوع اِسکے حکم مین تفصیل ہے جو عنقریب مذکور ہو گی) توہین ثابت نہین ہوتی اور توہین امام کا الزام علماء حدیث پر کسی وجہ سے قایم نہین ہو سکتا۔

مین پہلے توہین قسم سوم کا توہین نہ ہونا ثابت کرتا ہون اور بمقتضای نفسی نفسی پہلے اپنے آپ کو توہین امام والامقام سے بری کرتا ہون اِسکے بعد اور اقسام توہین کا توہین نہ ہونا ثابت کرونگا۔

مین صاف اور صریح اقرار کرتا ہون کہ بیشک مین امام والامقام کے بعض مسایل مذہب پہ معترض رہا ہون اور اب بہی ہون اور آیندہ بھی تا زیست رہونگا **مگر** مین اِس امر کو امام صاحب کی توہین نہین سمجھتا بلکہ اِسمین عین ان کی وقعت

اور انکی وصیت کے متابعت تصور کرتا ہون کسیکی کلام مین بحث و نظر کرنا (مجانی کیون نہ ہو) عین اسکی وقعت کی دلیل ہے۔ جس شخص کو کوئی حقیر سمجھتا ہے اُسکی کلام کی طرف بطور رد و قدح بھی التفات نہین کرتا۔ اور آپ کے اس معنی کی وصیت کا بعض حنفیہ نے نقل کی ہے۔ شیخ عبد الوہاب شعرانی حنفی + نے میزان کبرے مین اور شیخ عبد الحق دہلوی حنفی نے تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف مین جناب امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سے نقل کیا ہے کہ آپ فرمایا کرتے کہ کسیکو حلال نہین ہے

وکان یقول حرام علی من لم یعرف دلیلی ان یفتی بکلامی وکان اذا افتے یقول رای ابی حنیفہ وھو احسن ما قدرنا علیہ فمن جاء باحسن منہ فھو اولی بالصواب

(میزان شعرانی صفحہ ۶۳ وسند فی تحصیل التعرف)

کہ میرے قبول پر فتوے دے جبتک یہ جان نہ لے کہ مینے کہان سے کہا ہے اور جب آپ فتوے دیتے فرماتے جو کچھ ہم کہتے ہین ہماری رائے ہے ہماری قدرت کے موافق یہی بہتر ہے۔ جو اس سے بہتر پاوے وہ پیش کرے ہم اسکو قبول کرتے ہین۔

اور اسی وصیت امام پر سینکڑون بلکہ ہزارون اتباع امام خصوصاً اُن کے تلامذہ والا مقام کا عمل پاتا ہون وہ بہت مسایل مین امام صاحب کی مسلک پر معترض ہو کر مخالف ہو گئے حتےٰ کہ انہی کی مذہبی کتابون مین یہہ مسئلہ درج ہوا کہ امام صاحب کے شاگردون نے دو تہائی مذہب مین امام صاحب کا خلاف کیا ہے اور اگر آپ اس فعل کو توہین سمجھتے ہین اور سب علماء انکو امام صاحب کا طاعن و توہین کنندہ خیال کرتے ہین تو لیجیے مین آپ کو اس خیال کی غلطی آپ ہی کے کلام بلاغت نظام سے (جسکو مین ابھی نقل کر چکا اور ناظرین سے اسکی یاد دہی کی التجا کر چکا ہون) ثابت کر دکھاتا ہون۔ اور اس کلام کو پھر بہ قلم جلی نقل کرتا ہون۔ آپ فرماتے ہین اگر یہہ کہا جاے

+ امام شعرانی حنفی کو کہنے پر جھٹ اعتراض نکریگا اسکو اکابر علماء نے حنفی کہا ہے۔

کہ صرف اعتراض موجب تحقیر ہے تو ہم کہتے ہین کہ اعتراض بہی تحقیر نہین ہوتی"۔ اِس منصفانہ کلام پر (جس نے مجہے امام صاحب کی توہین کے الزام سے بچایا) مین مولوی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہون مگر ساتہہ ہی اِسکے اسبات کا سخت شاکی ہون کہ آپنے یہ کلام تحریر فرمایا تہا تو توہین قسم سوم کو کیون نہ کاٹ دیا اب بہی مولویصاحب کی منصفانہ طبیعت سی اُمید ہے کہ اِس قسم توہین کو اپنے مضمون سے نکال ڈالین گے اور مجہے توہین امام سے برأت کا سارٹیفکٹ عطا فرماوینگے۔

بقیہ اقسام توہین سے **قسم چہارم** توہین مین تومین زیادہ بحث کرنا نہین چاہتا جب تک کہ اس رسالہ (قلب الاطمینان) کو جسمین وہ توہین پائی جاتی ہے دیکہہ نہ لون۔ وہ رسالہ اگر چہپ چکا ہے تو مولوی صاحب مجہے اِسکے مولف اور مطبع کے نام سے مطلع فرماوین مین خود رسالہ منگوا کر دیکہہ لونگا۔ اور اگر وہ ایک ہی قلمی نسخہ ہے جو مولویصاحب کے پاس ہے تو اگر آپ بذریعہ رجسٹری ارسال فرماوین مین اسکو دیکہکر واپس کر دونگا۔ اور جو اس کے نسبت مناسب سمجہونگا کہونگا ہان بالفعل اسقدر کہتا ہون کہ اگر اس رسالہ کے مولف نے امام صاحب پر کوئی علمی محدثانہ یا فقیہانہ اعتراض کیا ہے یا اِس قسم کا اعتراض کسی اور محدث امام کا نقل کیا ہے تو اسمین کچہہ توہین نہین ہے صدر اول سے آجتک اہل علم ایک دوسرے پر اس قسم کے اعتراض کرتے چلے آئے ہین دور نہ جاؤ اپنے ہی مذہب کے اعیان و اکابر کی خبر لو۔ **امام طحاوی** کو (جو رئیس الحنفیہ ہے) دیکہو کس زور شور سی اپنی کتاب **معانی الآثار** مین امام والاقمام پر اس قسم کے اعتراض کرتا ہے جب امام کے قول کی تائید سے رہ جاتا ہے اس کے اس قسم کے الفاظ ہم اسمقام مین نقل کرین تو شائد آپ ہم پر فتوے کفر لگا دین۔

امام طحاوی نے اپنی اسی روش پر صاف کہدیا ہے کہ کیا مین امام ابو حنیفہ کا ہر بات مین مقلد ہون۔ ہرگز نہین۔ ہر بات مین

نقل کیا حافظ ابن حجر فی لسان المیزان ۲

عن الطحاوی انہ قال وکلما قال ابو حنیفۃ اقول بہ وھل یقلد الا غبی او عصی فطار ھذہ الکلمۃ بمصر حتی صارت مثلاً ۹

مقلد تو وہی ہوگا جو متعصب یا غبی (کودن) ہوگا۔ یہہ بات اُن کی مصر مین اُڑگئی اور بمنزلہ ضرب المثل ہوگئی۔ یہہ قول آپ کا

حافظ ابن حجر نے کتاب لسان المیزان مین نقل کیا ہی اور آن سے شیخ محمد حیات حنفی رسالہ ایقاف مین لائے ہین اور اگر اِس رسالہ کے مؤلف نے امام صاحب پر اِس قسم کے اعتراض و طعن جو اُنکی دیانت و امامت و استقامت مین خلل انداز ہون خود کئے یا اورون سے بلا رد و قدح نقل کئے ہین تو اس نے بہت بُرا کیا ہے اِس رسالہ کو دیکھکر مین اسکی مولف کی خبر لون گا اور آپ سے بڑھکر امام والا مقام کی حمایت و نصرت کرونگا اور اُس شخص سے وُہی معاملہ کرون گا جو کہہ چکا ہون اور قسم اول کا توہین نہ ہونا خود آپ ہی کے کلام سے ثابت ہی۔ آخر امام جلال الدین سیوطی سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے آنحضرت کے کل جسم دکہائی نہ دینے کی روایت کو رد کیا ہی اور آنحضرت کی معجزہ اثر قدم کو بھی نہین مانا۔ باایں ہمہ انکار فضایل آپنے انکو توہین و انکار سے بری کرنیکے لئے فرمایا ہے کہ نفس بحث ایسی علماء سے جو آنحضرت صلعم کے ثنا خوان ہین یا امام کے مداح نہ مستلزم انکار فضایل سرور عالم ہے نہ مستلزم انکار۔ اور یہہ انکا عین اسبات سے اقرار ہی کہ جس امر کو (خواہ وہ کیسا ہی وصف کمال ہو) کوئی آنحضرت خیر الانام یا کسی امام مین ثابت نہ جانتا ہو اُسکی نفی و انکار سے وہ انکار یہ توہین کنندہ نہین بنتا اِسکے بعد جو آپ نے مولف معیار کو نفی متابعیت مین امام کا توہین کنندہ بنانے اور اُس کے اس فعل کو فعل امام سیوطی کے مخالف و مغایر ٹھہرانے پر یہہ دلیل بیان کی ہے کہ مولف معیار نے امام صاحب کی تقلید کو شرک قرار دیا ہی اور اُن کے مسایل مستخرجہ کو مخالف قرآن و حدیث لکھا ہی لہذا اِنکا تابعیت امام کو مٹانا بجز توہین اور کچھہ نہین ہو سکتا۔ یہ خود دعوی بلا دلیل ہے جسکا ثبوت ہنوز آپکے ذمہ ہے۔ امام صاحب کے بعض مسایل پر معترض ہونا اور انکو کسی حدیث کے مخالف سمجھکر ترک کرنا (ہم ابھی بیان کر چکے ہین) عین متابعت امام ہے

اورجس تقلید (بمقابلہ نصوص) کو مولف معیار نے شرک کہا ہے اسکو کسی امام اور محقق پیرو
امام نے جایز نہین کہا پس ایسی تقلید کو شرک قرار دینے مین امام کی توہین کیونکر متصور
ہے - یہ توہین امام تو آپ ہی کے خیال و مقال سے نکلتی ہی مؤلف معیار کی کلام مین
تو اسکا نام و نشان پایا نہین جاتا - آپ مرد میدان ہین تو مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب
کی کلام سے کوئی لفظ ایسا نکال کر دکہائین جسمین حقیقۃً امام کی توہین پائی جاتی ہو -
آپکے فہم و استنباط کو اسمین دخل نہو ہم **معیار الحق** مین جابجا امام صاحب کی
تعریف و تنزیہ پاتے ہین توہین و تحقیر کا تو کوئی لفظ نہ اس کتاب مین ہے نہ مولانا ممدوح کی
کسی اور تالیف مین **معیار الحق** کے خطبہ ہی مین امام صاحب کو معہ باقی تینون امامون
کے دین اسلام کا عناصر قرار دیا اور صاف کہا ہے کہ یہہ چارون امام قوام دین اسلام کے

> وعلی سائر أئمة سیما الائمة الاربعة الذین هم
> لقوام دینه کالعناصر الاربعة ولاشک
> غیر المعاند کون کل واحد منهم له معونا وظهیرا
> (خطبہ معیار صفحہ ۲)

لئے بمنزلہ عناصر اربعہ ہین ان کے معاون
[illegible] اور
اسکے صفحہ ۵ مین بجواب دعوی تابعیت امام
کہا ہے - †ہرچند فضایل سے امام صاحب کے
ہمکو عین عزت اور فخر ہے اسلئے کہ وے ہمارے پیشوا ہین اور ہم ان کے امر حق مین پیرو ہین
لاکن ان فضایل سے جو فی الواقع بھی ہون اور ساتھ اسناد صحیح کے ثابت ہون نہین تو
جھوٹی تعریف شعبہ رفض کا ہے کیونکہ وہ لوگ اسی مرض سے ہلاک ہو گئے ہین اور
رافضی ٹہرائے گئے ہین اسلئے ہم پر ضرور ہوا کہ اسباب کی بھی تحقیق لکھین کیونکہ اسمین
کچی کچی باتین جو پایہ تحقیق سے نزدیک علماء محققین ثقات کی دور ہین بھر رہی ہین
اور اسمین امام صاحب کے تابعی ہونیکا دعوی کیا ہے اور واسطے اثبات اس دعوے

† اس لفظ سے پھر نہ کہین توہین نکال لیجیو گا اجتہادی مسایل حق و خطا دونون مین دایر و متردد ہوتے ہین
حق دایر ہونیکا مسئلہ چھوٹی بڑی کتب اصول مین مرقوم ہے ۱۲

کی احادیث موضوعہ اور معلقہ اور قصص واہیات وارد کئے گئے ہین اور اُسمین کچھ امام صاحب کی کسر شان اور مذمت نہین ہے اسلئے کہ انکی فضیلت تابعی پر موقوف نہین انکا مجتہد ہونا اور متبع سنت اور متقی اور پرہیزگار ہونا کافی ہے ان کے فضایل مین اور آیہ کریمہ ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم زینت بخش مراتب اُنکی کی ہے اور اکثر ائمہ نقل امام صاحب کے تابعی ہونیکی قایل نہین چنانچہ آگے بیان اِسکا آئیگا"۔

اس مدح صریح کے ہوتے مؤلف معیار کو طاعن امام قرار دینا اور اُسکی نفی تابعیت کو توہین پر حمل کرنا اور اسکے فعل کو امام سیوطی کے فعل سے مغایر ٹھہرانا انصاف کی فتوی سے کب جایز ہے - اور قسم **دوم** توہین تب توہین ہو سکتا ہے جبکہ کوئی ایک امر کو عیب قرار دیکر کسی شخص مین ثابت کرے اور جس حالت مین وہ امر معیوب کی اِس شخص سے نفی ثابت کرتا ہے اور اس شخص کو اِس امر معیوب کے لایق نہین سمجھتا تو یہ عین اُس شخص کی توقیر و تعظیم ہے نہ تحقیر و توہین [illegible] شخص کو [illegible] سمجھنے مین خطا پر ہو جاوے سو یہہ امر دیگر ہے اور توہین امر آخر **معیار الحق** مین جو امام صاحب سے عبادات شاقہ کی نفی کی ہے تو اسی طرز و اصول پر کی ہے جسمین امام صاحب کی تعظیم و توقیر یہ صرف مفہوم ہوتی ہے بلکہ صریح طور پر پائی جاتی ہے **اسکے صفحہ ۱۶** مین صاحب تنویر کا یہ دعوی کہ امام صاحب رات بہر مین ہزار رکعت پڑہتے اور عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑہتے وغیرہ وغیرہ" نقل کرکے کہا ہے یہ سب واہیات ہے اور موجب ذم کا ہے نہ یہ کہ مدح کا باعث ہو اور جناب امام کی تو یہہ شان نہین ہے کہ ایسی تکلیف شاق اور بدعات کو اُنکی طرف نسبت کیا ہے - **اس کے** بعد اسمین ان امور کا بدعات ہونا ثابت کیا ہے **ولیکن** ہمکو اِسمقام مین یہ بحث نہین کہ وہ اِس ثبوت مین حق پر ہین یا خطا پر اِس عبارت سے اتنا تو کس و ناکس کو سمجھہ مین آتا ہے کہ وہ اِن امور کو عیب سمجھکر امام صاحب کو ان سے بچاتے اور بری کرتے ہین اور یہہ عین توقیر ہے نہ توہین -

قسم پنجم توہین تو آپ کے محض تخمین ہے نہ معیار ہین اتباع امام کی کہین توہین پائی جاتی ہے نہ تنویر العینین مین جنکی وہان توہین ہے وہ امام صاحب کی اتباع ہی نہین ہین اگر ایسے مدعیان اتباع مصداق ع بدنام کنندہ نکو نامی چند حقیقی اتباع ہو سکتے ہین اور انکی توہین سے توہین متبوع (امام والا مقام) متصور ہے تو اس توہین سے روئے زمین کے مسلمین بلکہ رسول امین بلکہ خود خدا رب العالمین نہین بچ سکتے۔ کل مسلمان اور خدا و رسول نے ایسے بہت لوگون کی توہین کی ہے جو بعض انبیاء علیہم السلام کے اتباع کہلاتے ہین مگر وہ در حقیقت اور خدا و رسول کے نزدیک اِن کے حقیقی اتباع نہین ہین۔ مین ابھی الکا نام نہین لیتا کیونکہ آپ کی فتوی توہین و تکفیر سے ڈرتا ہون۔ اس جواب اجمالی کیطرف اپکی توجہ ہوئی اور شروط جواب منفصل کی جو مین عنقریب عرض کرنا چاہتا ہون آپنے پابندی کی توہین اِن کے نام ہی ذکر کرون گا۔

شروط جواب مفصل

اوّل آپ اپنی قلم کو الفاظ تحقیر و توہین مخاطبین (جیسے لفظ لامذہب و غیر مقلد وغیرہ) سے روکین۔ کچھ ہنر ہے تو دکھا دین۔ سب و شتم کی بوچھاڑ سے تنگ آمد بجنگ آمد کا پہلے ہی سے سامان نہ کہڑا کرین لفظ لامذہب کا سب ہونا تو ظاہر ہے کسی ہندو یا عیسائی سے پوچھو گے تو وہ بھی آپ کی تسلی کردیگا لفظ غیر مقلد بھی اسی کا ہمرنگ ہے اسکی وجہ آپ دریافت کرنا چاہین تو آپ مشہر قیصرہ نمبر ۲ جلد ۵ مطبوعہ ۳۱ می ۱۸۸۱ء کا صفحہ سات ملاحظہ فرمائین اور اگر آپ اِن الفاظ کو توہین نہین سمجھتے اور نیک نیتی سے انکو اپنے مخاصمین کے حقمین استعمال فرماتے ہین تو ہمکو بھی اجازت دین کہ ہم بھی ان الفاظ کو ان ایمہ کے حقمین جنکو ترک تقلید اور عمل بالحدیث مین اپنا ہم مشرب بلکہ مقتدا و رہبر سمجھتے ہین استعمال کرین پھر ہم پہ توہین ایمہ کا فتوی نہ لگایا جاوے۔

مین آپ کی اس مضمون دوم کا جسمین لفظ لامذہب بحق اہلحدیث استعمال کیا گیا ہے
یہہ جواب اجمالی بہی نہ لکہتا اگر میرا وہ مضمون جو آپکے مضمون اول کے جواب مین لکہا جا کر
مطبع مشیر قیصر مین پہنچ چکا ہے شائع ہوتا اور آپ کے ملاحظہ سے گذرتا اور اس کے بعد
یہہ لفظ آپ کی قلم سے نکلتا مگر چونکہ آپنے یہ لفظ قبل ملاحظہ اس مضمون کے لکہا ہے اسلئے
اسدفعہ اور صبر کیا اور آپ کے مضمون دوم کے جواب مین قلم اٹہایا آیندہ ایسا لفظ
آپ تحریر مین لاوینگے تو مین یقیناً جان لونگا کہ آپکو احقاق حق اور تحقیق مسایل
منظور نہین ہے صرف سب و شتم سنا کر ہمکو بہگانا مدنظر ہے اس صورت مین مین
پہلے ہی سے بہاگنے کو تیار رہون اور میدان آپکے لئے چہوڑتا ہون - جناب من
گالیان دینی سب کو آتی ہین کس کے موہنہ مین زبان نہین ہے مگر ہماری یہہ عادت
نہین ہے اور نہ ضروری مضامین سے ہمکو اسکی فرصت ہے شخصی بحث ہی کو ہم مدت سے چہوڑ
چکے ہین یہہ جو کچھہ [illegible] اگر آپکی طرف سے ہمکو کچھہ سمجہنے سمجہانے کی
توقع باقی ہے جب یہ امید قطع ہوگی تو اتنی قیل و قال بھی ہماری آپکی نرہیگی -

شرط دوم یہہ کہ آپ اس اجمالی جواب کو کافی و صحیح نہ سمجہین اور اسپر بوجہ معقول
نکتہ چینی کرین اور اگر اس جواب سے آپکی طمانیت خاطر ہوگی تو جواب مفصل کے کچہہ حاجت نہین
اور اگر آپنے اسپر بلاوجہ نکتہ چینی کی تو بہی جواب مفصل کی ضرورت نہین -

التماس بخدمت اڈیٹر مشیر قیصر

جناب من - جو آپنے اس مضمون کے اخیر مین اسکی نسبت اپنا منصفانہ حکمدیا اور یہہ ارشاد
کیا ہے " امید ہے کہ جناب مولوی محمد حسین صاحب لاہوری اب اپنا وعدہ ایک ہزار
روپیہ کا پورا کرینگے کیونکہ اب تو جناب مولوی وکیل احمد صاحب نے انہین کے علماء نامی
کی تصانیف سے توہین ائمہ ثابت کردی " - مین اسکا مطلب نہین سمجہا - کیسا وعدہ ؟

اور کس نے کیا؟ اور کیسا ہزار روپیہ؟ جنابنے **ناحق** اور بلاوجہ مجھہ پر **یکطرفی ڈگری کردی** میرا جواب دعوی تو سُنا ہوتا - میری کلام کو جسمین توہین کے ثبوت پر وعدہ انعام تہا بچشم خود ملاحظہ فرماکر یہہ فیصلہ فرمایا جاتا - **اگر جنابنے** میرے اس اشتہار کو (جو اشاعۃ السنہ نمبر ۵ جلد ۶ کے ٹائیٹل پیج مین چہپا ہے اس وعدہ کا متضمن سمجھہ لیا ہے تو نہایت افسوس کی بات ہی اور جو ن (منصفون) سی ایسی غفلت نہایت مستبعد ہی **جناب من** اسمین تو گلابی جو ورقہ کے مسائل ثابت کرنے پر ایک ہزار روپیہ دینے کا وعدہ ہی اسکو توہین ائمہ کی اثبات سی کیا علاقہ؟ **مین پہلے** کہہ چکا ہون اور اب پہر کہتا ہون کہ میرے دوست جوبات کہا کرین سوچ سمجھکر فرمایا کرین جو کچہہ خیال مین آوے اسکو بے تامل وتر دی حوالہ قلم کر دیا کرین - اور نصیحت شیخ سعدی ع مزن بے تامل بگفتار دم الخ کو ہر وقت پیش نظر رکہا کرین اور نہین تو ہمارے اشاعۃ السنہ اور اپنی ہی اخبار کے اوراق کو اولٹ پلٹ کر دیکہہ لیا کرین [illegible] اور تصرف چہاپ دیا بحث مسایل کے لئے معمولی اڈیٹری اخبار کافی نہین ہی - اسمین بہت سا علم وفہم سوچ وتامل بکار ہی یا آپ یہہ کام کیا کرین جو کچہہ آپ مسایل کے متعلق لکہین وہ اپنی ہی شہر کے علماء کو دکہالیا کرین - ہمنے جو کچہہ عرض کیا نصیحۃً کہا ہی آیندہ انکا اختیار ہی اسکو مانین خواہ نہ مانین مگر اس شعر کیطرف توجہ کرین ؎ نصیحت کہ خالی بود از غرض ؞ چو داروی تلخست دفع مرض

انکا خیر خواہ بلا خوف

ابو سعید محمد حسین لاہوری

۲۷ دسمبر ۱۸۸۴ء

نمبر ۲

جواب اعتراض تجویز مجدد

اس اعتراض کا جواب ہم تو اپنے خیال مین ایسا ادا کر چکے ہین کہ اسمین کسی اہل علم کو مجال مقال نہین ہے مگر چونکہ ہمارے دوست اڈیٹر مشیر قیصر نہین مانتے اور بلاوجہ و بیدلیل ایک

دوپرچون مین اسپر نکتہ چینی کر چکی ہین - اسلئے ہم اس دوست کی خاطر قلم اٹھاتے ہین خیر وہ مصرع چہیڑ خوبون سے چلی جائے اسد - پر عمل کرنے مین خوش ہین تو یون ہی سہی ع راضی ہین ہم اسی مین جسمین تیری رضا ہے - پس واضح ہو کہ اس دوست نے ہمارے مضمون "مجدد" (مندرج نمبر۵ جلد۶) پر دو پرچون مشیر قیصر (نمبر ۴۵ و ۴۷) مین نکتہ چینی کی ہے - نمبر۴۵ مین تو اکثر طعن و استہزا ہین - کچہہ ہماری نسبت (کہ کہو تو ہم تمکو بہی مجدد قرار دین؟) کچہہ گروہ اہلحدیث کی نسبت (کہ اس فرقہ کا نام بہی مجدد رکہدین؟) اکثر اس گروہ کے ایک سردار بلند اقبال نواب صاحب بہوپال کی نسبت (کہ وہ ایسے ہین ایسے ہین خر بسر ہین اور ب بسر وعلی ہذا القیاس) اور دو باتین اسمین از قسم مسایل بہی ہین اول یہہ کہ مجدد علماء دین کی اصطلاح مین وہ ہے جو علم و فضل و زہد و تقوی وحب فقر و فاقہ واحیاء سنت و اماتت بدعت بے نفسی توکل - خلق عبادت اعلاء کلمہ اللہ وعظ تصنیفات [illegible] دین محمدی کی ایسی تجدید کی ہو کہ کسی دوسرے عالم نے باینہمہ محاسن ومکارم نہ کی ہو -

دوم یہہ کہ جو لوگ اہل حکومت کو مجدد کہتے ہین ہم اُسکو نہین مانتے ان افادات علمی کے بعد آپ فرماتے کہ "ہمارا مذہب تو مجدد کے باب مین یہہ ہی جو ہمنے مختصر بیان کیا ہی اب چاہیے کوئی صاحب مانین یا نہ مانین"

اور نمبر ۴۷ مین آپنے ایک نامعلوم الاسم محدث سی ایک مضمون نقل کیا ہی جسکا عنوان یہہ ہے "مجدد معنی دارد کہ درگفتن نمے آید" - اور اسکا ماحصل یہہ ہے کہ نواب صاحب کی طریقہ محمدیہ مین ایسے پانچ مسایل (جنکا ذکر ہم اشاعۃ السنہ نمبر۸ صفحہ ۲۴۳ مین کر چکے ہین) پائے جاتے ہین کہ آجتک کسی مجدد کیا کسی مجتہد کی خواب مین بہی نہ آئے ہونگے (یعنی پہر وہ مجدد کیونکر ہو سکتے ہین؟) اسکے ذیل مین آپنے ہمپر وہ سوال (کہ ایسی حالت مین تمنے علماء بمبئی کے سوالون پر کیون برا مانا) وارد کیا ہے جس کو ہم اسی صفحہ نمبر۸ مین نقل

کر چکے ہین -

طعن و استہزاؤن کے جواب مین تو ہم اَور کچھہ نہین کہتے صرف اِسی شعر کو پیشکش کرتے ہین ؎

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی ؛ جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا

اِسکی وجہ یہہ ہے کہ ہم اڈیٹر مشیر قیصر کو دوست کہہ چکے ہین پر بحکم ؎ ہرچہ از دوست میرسد نیکوست جو کچھہ وہ ہمکو کہین ہمارے سر آنکہون پر ہے ہان اپنے گروہ (اہلحدیث) اور اکابر گروہ کو بُرا کہلانے مین اور دوستون کی حق تلفی سمجھتے ہین لہذا اسکو منظور و پسند نہین کرتے و بناءً علیہ اپنے دوست کی خدمت مین دوستانہ عرض کرتے ہین کہ وہ آیندہ ہمکو جو چاہین سو کہین ہمارے اکابر گروہ کو نا ملایم الفاظ سے صراحتًا یا اشارۃً یاد نہ فرماوین اور خاصکر نواب صاحب بہوپال کا تو ذکر ہی چھوڑ دین ہم نہین چاہتے کہ ہمارے [illegible] مین ان کے ذکر کے سواے بہی بحث ہوسکتی ہے اور ع چہیڑ خوبون سے چلی جائے اسد - پر عمل بدون توسیط جناب ممدوح بہی ممکن ہے بجائے اِن کے آپ زید عمر کو مجدد فرض کرین اور جو مناقب یا مثالب ہم یا آپ اُن مین تجویز کرتے ہین وہ زید عمر مین تجویز کر کے اِسپر جتنے دنون مہینون یا سالون تک چاہین بحث کرتے چلین اِسی طرز و اصول پر ہم آپ کے اُن دو نمبرون کے جواب دیتے ہین آپ بہی اسی طرز و اصول پر جو کہنا ہو سو کہین -

آپکی پہلی علمی بات (مندرجہ اخبار نمبر ۴۵) کا جواب یہ ہی کہ اِس کلام سے دو امر مفہوم ہوتے ہین اول یہہ کہ مجدد وہ ان صفات دوازدہ گانہ کا (جنکو آپنے شروط مجدد ٹھہرایا ہے) جامع ہو اگر اسمین ان صفات سے ایک ہی مفقود ہو (مثلاً وہ زاہد فقیر نہ ہو مالدار ہو) یا صاحب تصنیف نہ ہو - گو بقیہ صفات اسمین متحقق ہون) تو وہ مجدد

نہین ہے - **امر دوم** یہہ کہ وہ اِن مجموعہ صفات مین اپنے زمانہ مین اپنا نظیر نہ رکھتا ہو
اگر کوئی دوسرا بہی اس کے زمانہ مین ویسا ہو تو وہ مجدد نہ رہا - **اگر آپ** اِس کلام
سے یہی دو مفہوم (جو ہماری سمجہہ مین آئے ہین) مراد رکہتے ہین تو ہم نہین جانتے
کہ علماء دین سے کون کون بزرگ اِن امور کے قایل ہین ہم بڑے ممنون ہون گے
اگر آپ ہمکو اُن کے نام نامی سے مطلع کرین گے - **جن** اقوال عُلماء (شیخ عبد الرؤف مناوی
مصنف تیسیر شرح جامع الصغیر - امام ابن الاثیر جزری مصنف متن و شرح جامع الاصول
مؤلف شرح شفا - شیخ محمد طاہر حنفی مولف مجمع البحار وغیرہ) کو ہمنے اشاعۃ السنہ نمبر۵ جلد۶
مین بصفحہ ۱۴۲ وغیرہ نقل کیا ہے - اُنمین تو صاف اور صریح طور پر یہی پایا جاتا ہے کہ بعض
اوصاف مین مجدد ہوئے ہین کوئی علم مین کوئی زہد مین کوئی عدل مین وعلی ہذا القیاس
اور ایک ایک زمانہ مین کئی کئی مجتہد ہو گذرے ہین -

ہمارے دوست اگر ان علماء کے اقوال پر اعتقاد نہین رکھتے اور اپنی تحقیق کو
اِن کے تحقیق سے وسیع تر سمجہتے ہین تو ہم دو ایک اور علماء متقدمین و متاخرین کے
اقوال پیشکش کرتے ہین شاید ان ہی مین سے کوئی قول لایق قبول ہو -

شیخ جلال الدین سیوطی نے اسباب مین ایک **ارجوزہ** لکہا ہے جسمین اُنہون نے ایک
ایک صدی کے کئی ایسے مجدد قرار دئے ہین جو اِن سبہی صفات کے جامع تہے - بر طبق
ع ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است - صرف بعض بعض صفات سے موصوف تہے

لقد اتی فی خبر مشتهر	رواه کل حافظ معتبر	آپ فرماتے ہین حدیث مین آیا ہے
بانه فی راس کل مائة	یبعث ربنا لهذه الامة	کہ ہر صدی پر عالم مجدد ہونگے
منا علیها عالم یجدد	دین الهدی لانه مجتهد	جو دین کی تجدید کیا کرینگے کیونکہ وہ مجتہد
فکان عند المائة الاولی عمر	خلیفة العالم باجماع وقر	ہونگے سو پہلی صدی مین عمر بن
والشافعی کان عند الثانیة	لما له من العلوم الساریة	عبد العزیز ہوئے دوسری مین امام شافعی

وابن شریح ثالث الائمة | والاشعری عدة من امة
والباقلانی رابع وسهل او | الاسفرائنی خلف قد حلوا
والخامس الفخر الامام الرازی | والرافعی مثله یوازی
والسابع الراقی الی المراقی | ابن دقیق العید باتفاق
والثامن الحبر هو البلقینی | او حافظ الامام زین الدین
وعد سبط المبلق الصوفیة | لو وجدت مائة وفیه
والشرط فی ذلک ان تمضی المائة | وهو علی حیاته بین الفئة
یشار بالعلم الی مقامه | وینصر السنة فی کلامه
وان یکون فی حدیث قد روی | من اهل بیت مصطفی وقد قوی
وکونه فردا هو المشهور | قد نطق الحدیث والجمهور
وهذه تاسعة [illegible] | [illegible]
وقد رجوت انی المجدد | فیها ففضل الله لیس یجحد

الخ

تیسری مین (دو شخص) ابن شریح اور اشعری چوتھی مین باقلانی یا سہل یا اسفرائنی پانچوین مین فخر الدین رازی اور امام رافعی ساتوین مین امام ابن دقیق العید آٹھوین مین امام بلقینی یا حافظ زین الدین عراقی - آخر مین فرماتے ہین کہ یہہ نوین صدی ہے اسکا مجدد مین امید رکھتا ہون) [illegible] -

ایسا ہی حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی استاد وپیر و والد ماجد حضرت شاہ عبد العزیز (جسکو آپ بارہوین صدی کا مجدد مانتے ہین) ایک ایک صدی مین ایسے متعدد مجدد تجویز کرتے ہین جو سبہی صفات کے جامع نہ تہے چنانچہ ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء مین آپ فرماتے ہین -

خبر دادند ازانکہ بر راس ہر مأتہ مجددے پیدا خواہد شد وہمچنان واقع شد و بر سر ہر مأتہ مجددے از سر نو احیاء دین نمود پدید آمد بر مأتہ اول عمر بن عبد العزیز جور ملوک را بر انداخت ورسوم صالحہ بنیاد نہاد و بر مأتہ ثانیہ شافعی تاسیس اصول وتفریع فقہ کرد و بر مأتہ ثالثہ ابو الحسن اشعری احکام قواعد اہل سنت نمود با مبتدعان مناظرہ ہا کرد و بر مأتہ رابعہ حاکم وبیہقی وغیر ایشان احکام علم حدیث نمودند وابو حامد وغیر ایشان تفریعات فقہیہ آوردند ودر مأتہ خامسہ غزالی

راہے جدید پیدا کرد و فقہ و تصوف و کلام را بر ہم آمیخت و از میان حقایق این فنون نزاع برخاست و در مایۃ سادسہ امام رازی اشاعت کلام کرد و امام نووی احکام علم فقہ و ہمچنان تا حال بر سر ہر مایۃ مجددے پیدا شدہ است"۔

ان مجددین کو (جنکا مجدد ہونا امام سیوطی یا حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے یا ان علماء نے جنکا ذکر اشاعۃ السنہ نمبر۵ جلد۲ مین بیان ہو چکا ہے بیان کیا ہی) اگر آپ مجدد مانتے ہین تو ہم آپ سے یہہ دریافت کرتے ہین کہ انکا جامع جمیع صفات ہونا اپکو کیونکر ثابت ہوا ہی اور انکا ایک وقت مین تعدد کے ساتھ پایا جانا آپ کی اصول پر کیونکر صحیح ہو سکتا ہے بہت نہین آپ ہمکو ایک عمر بن عبد العزیز (مجدد اول صدی ہی مین سبھی صفات ثابت کر دکہائین اور بتائین کہ علم مین وہ اپنے معاصرین سے کیونکر بڑہکر تہے۔ اور انکی تصانیف سے کون کون کتاب آپنے دیکھی یا سنی ہے؟ اور اگر یہہ صاحب امیر المومنین والی حکومت ہونے کے سبب آپکے نزدیک اس منصب کے لایق نہین تو آپ ہمکو امام شافعی۔ یا شیخ ابو الحسن اشعری یا امام فخر الدین رازی وغیرہ ہی مین ان سب صفات کا جمع ہونا ثابت کر دین اور اگر آپ ان مین سے کسیکو مجدد نہین مانتے تو ہم یہہ سوال آپ ہی کے مجوزہ مجددون مین سے ایک کی نسبت کرتے ہین۔ آپ ہمکو مولوی محمد قاسم مرحوم کی نسبت ہی یہہ بتا دین کہ وہ ان سبھی صفات خصوصًا علم و تالیف و ازالہ بدعات مین اپنے سبھی معاصرین سے بڑہکر تہے ہم کچہہ کہین گے تو شاید آپ یہہ فرماوین (جیسا کہ پہلی خلیفہ مامون کے حالات بیان کرنے پر آپنے فرمایا ہے) کہ متوفی رحمہم اللہ کے عیوب چن کر پیش کرتے ہین لہذا آپ ہی سے پوچھتے ہین کہ آپ خدا کو حاضر و ناظر جانکر یہہ بیان کرین کہ کیا مولوی محمد قاسم مرحوم اپنے معاصرین و سابقین اعیان تیرہوین صدی (مولانا محمد اسحق صاحب مرحوم مولوی احمد علی صاحب مرحوم مولوی محمد یعقوب صاحب سلمہ اللہ مولوی عبد الحی صاحب سلمہ اللہ وغیرہ) سے علم مین بڑہکر تہے اور زہد

وتقوی مین حضرت مولوی **احمد سعید** صاحب مجددی مرحوم وحضرت مولوی عبدالغنی صاحب مجددی مرحوم وجناب مولوی **رشید احمد** گنگوہی سلمہ اللہ تعالی اور اپنے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ صاحب وغیرہ اکابر سے بڑہکر تہے ؟ **اور تصنیف تالیف** مین آپ اپنے معاصرین خصوصاً مولوی **عبد الحیّ** صاحب سے بڑہکر تہے ؟ اور انکی تصانیف سے کون کون کتابین ہین جو عالم مین مشتہر ہوکر باعث ہدایت خلق وازالہ بدعات ہوئی ہوئی ہین ۔ اور خاصکر اِن کے رسالہ **تحذیر الناس** نے کیسی ہدایت پہیلائی ہے ۔ اِسکا **جواب** ذرا اُن کے ہم مذہب بہائیون (علماء دہلی) سے پوچہکر لکہئے گا ۔ ایسا نہ ہو کہ وہی اسکو رد کرین ۔ ہم نے سُنا ہے کہ وہ اِس رسالہ کو ہدایت نہین سمجہتے اور اسپر اور طرحکے فتوے (جنکو ہم ذکر نہین کر سکتے) لگاتے ہین ۔

اِن سوالات **کا جواب** آپ سے اپنے مفہوم کلام کے موافق نہ بن **پڑا** تو آپ اِس افراط کے [illegible] اور [illegible] سے [illegible] مجددین [illegible] مجددیت کو بٹہ لگتا ہے (اس صدی کے مجدد دین کا تو کیا ذکر ہے) نظر ثانی کرنے کے لئے **واپس لین** ۔

اور اگر آپ کلام سے وہ دو امر (جو اس سے مفہوم ہوتے ہین) سے مراد نہین رکہتے تو ہم آپ کی اس کلام کا مطلب نہین سمجہتے ۔ براہ مہربانی اِس سے ہمکو آگاہ کرین ۔ تاکہ ہم اُسپر غور کرکے اسکا مناسب جواب دین ۔

آپکی **دوسری علمی** بات مندرجہ اخبار نمبرہ ۴ کا **جواب** یہہ ہے کہ آپکا اہل حکومت کو مجدد نہ ماننا بہی (پہلی بات کی طرح) ایسا ہے جسکا کوئی قائل علماء اسلام سے ہمکو معلوم نہین ہوتا ہم **بڑے** ممنون ہون گے اگر آپ ہمکو متقدمین یا متاخرین سے کسی ایک ہی ایسے عالم کا نام بتا دین گے جو اہل حکومت کو مجدد نہ مانتا ہو فقیری ومفلسی کو شرط مجدد ٹہراتا ہو ۔ **خلیفہ راشد عمر بن عبد العزیز** (جو اہل حکومت تہا) بالاجماع مجدد

تسلیم کیا گیا ہی چنانچہ امام سیوطی نے اپنی اشعار سابق الذکر مین اس اجماع کا دعوی کیا ہی اور اکثر علماء کا اتفاق اس کے مجدد ہونے پر تو کسیکا محل شک وتردد نہین ہو سکتا - پس اس اجماع یا اتفاق اکثر کے مقابلہ مین آپکے مجرد منع (عدم تسلیم مجددیت اہل حکومت) کو کون سنتا ہی ؟ جب تک کہ آپ اس منع کی سند مین ایسے لوگون کے اقوال پیش نہ کرین جو علم مین عدد مین وثوق مین اُن لوگون کے برابر ہون جو عمر بن عبد العزیز کو مجدد کہتے ہین -

ناصحانہ التماس

ان دو نو علمی باتون (یا پہلی بات) کو آپنے اصطلاح علماء مین قرار دیا ہی پھر اخیر کلام مین فرمایا ہے کہ "ہمارا تو مجدد کے باب مین یہہ مذہب ہی جو ہمنے بیان کیا کوئی صاحب اسکو مانین خواہ نہ مانین" - اور ان دعاوی پر کسی کتاب یا قول صاحب مذہب کا حوالہ نہین دی - یہہ چال [illegible] محدث دہلوی کے خطاب مین اختیار کی تہی تو آپنے انکو جن الفاظ سے یاد کیا ہی آپکو معلوم ہی - زمرہ اہلحدیث سے کوئی یہہ چال چلے (کسی مسئلہ مین کتاب یا قول صاحب مذہب کا حوالہ ندین) تو اُسکو لامذہب وغیر مقلد کا خطاب ملے -

اب آپکو اس خود رائی وخود اجتہادی پر (کہ ایک جماعت علماء کی مدلل قرارداد کو نہ مانا اور ان سب کے مقابلہ مین اپنی طرف سے مجدد کے ایک معنی تراش کر کے اُسکو علماء کی اصطلاح اور اپنا مذہب قرار دیا پھر اسپر نہ کسی کتاب کا حوالہ دیا اور نہ کسی عالم بانئی مذہب یا اُن کے مقلد کا قول نقل کیا) ہم تو آپ کو کچہہ نہین کہتے کیونکہ دوست مان چکے ہین آپکے مذہبی بہائی آپکو کیا کہین گے ؟ لہذا ناصحانہ التماس ہے کہ آیندہ جب کسی علمی بات یا مسئلہ کا دعوی کرین اسپر کتاب واقوال علماء کا ضرور حوالہ دین یا اورون کو بہی اجازت دین کہ جو جی مین آوے کہدیا کرین تاکہ آپ پر اعتراض کرنیوالہ کوئی نہ رہے -

نکتہ چینی مندرجہ اخبار نمبر ۴۷ کا جواب یہ ہی کہ یہہ پانچ مسایل جنپر آپ کو اور آپ کے محدث معلوم الاسم کو تعجب ہوا ہی وہ مسایل ہین کہ بعض ان مسایل اور اس قسم کے اور مسائل کے آیمہ مجتہدین مسلم الاجتہاد آئمہ مذہب حنفی۔ وامام شافعی وغیرہ بہی قایل ہین۔ چنانچہ آپکے حریف مصنفین رسایل اربعہ بجواب گلابی چو ورقہ اس قسم کے بہت مسایل بیان کرتے ہین اور وہ اشاعۃ السنہ نمبر ۸ مین بصفحہ (۲۲۵) وغیرہ منقول ہو چکے ہین۔

اس قسم کے چند مسایل ہم بھی اس مقام مین بیان کرتے ہین مگر ابھی ان مسایل کے قائل آیمہ مجتہدین کا نام نہین لیتے تاکہ ہم بھی گلابی چو ورقہ کے مولفین اور انکے حریفون اور مقابلین کے عداد مین شمار نہ کئے جاوین۔ جب ہماری معترض ان مسایل سے مجتہدین کے قایل ہونیسے انکار کرینگے تب ہم ان کے نام بتادینگی وہ امر طعن متصور ہوگا تو ان [illegible] اگر [illegible] ہوگا [illegible] کیا بجا ہم پسند نہین کرتے کہ ایسی باتین اکابر کی نسبت شہرت پائین اور انکے سبب مخالفین اسلام اسلام کو ہنسی مین اڑائین وہ مسایل یہہ ہین۔

(۱) کتّے یا بھیڑیے یا گیدڑ کا حلال ہونا (۲) کتّے کے گوشت وچمڑے کو ذبح کر کے پاک بنالینا (۳) شراب اتفاقی حرام کا دوا کے لئے پی لینا (۴) شراب جو بہت پینے سے نشہ دے تہوڑی سی بہ نیت تقویت پی لینا (۵) شراب کو سرکہ بنالینا (۶) اجرت زنا کا (جو اجارہ مقرر کر کے لیجاوے) حلال ہونا (۷) قیمت شراب یا خنزیر سے جو کافر کے ملک ہو جاوی مسلمان کو نفع اٹھانا (۸) زکوۃ سی بھاگنے کی نیت سی مال اپنا بیوی کی ملک کر دینا اور جب بیوی کی ملک مین مدت وجوب دائر گزرنے لگی تو اپنی ملک کر لینا (۹) باپ کی موطوبہ لونڈی کو بیٹے پر حلال کر دینا اس حیلہ سے کہ لونڈی کے بیان کا اعتبار نہین (۱۰) لونڈی زرخرید کی استبراء† (عدت)

† ایک حیض سی رحم کی براءت بیگانہ نطفہ سی دیکہنا۔

کو ہبہ کے حیلہ سے ساقط کرنا (۱۱) روزہ ستہ شوال کو جو شہرہ آفاق ہین مکروہ اور اہل جفا وجہالت کا کام کہنا (۱۲) گیہون اور جو کو ایک جنس قرار دیکر اسکی بیع مین کمی بیشی کو جایز رکہنا (۱۳) کسم کا رنگا ہوا کپڑا مرد کے لئے حلال کرنا (۱۴) استسقا کی نماز سے جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے انکار کرنا (۱۵) سجدہ شکر کو جو حدیثون مین بکثرت وارد ہے مکروہ کہنا۔ وعلی ہذا القیاس

اور جب اس قسم کے مسایل سے ائمہ مجتہدین کے اجتہاد کو بٹہ نہ لگا۔ تو ان سے کسی مجدد (زید یا عمر) کے مجدد ہونیکو اگر اس سے دین کی تجدید ہوئی ہو کیونکر بٹہ لگ سکتا ہے۔؟

مین پہلے ہی نمبرہ مین کہہ چکا ہون اور اب پہر کہتا ہون کہ مجدد معصوم نہین ہوتا اور بجز حضرات شیعہ (جو امامت کے لئے عصمت کو شرط ٹہراتے ہین) کوئی عصمت کو شرط مجددیت نہین ٹہراسکتے جس شخص نے [illegible] قرآن وحدیث سے بہر دیا ہو اور سینکڑون بدعتون اور رسوم بد کو اپنی جائے تسلط سے موقوف کیا ہو اس سے اگر دو چار دس بیس خطا یا گناہ بہی سرزد ہون تو اسکا بنظر ان ہزارون حسنات واوصاف مجددیت کے مجدد ہونا ان دو چار خطاؤن یا گناہون سے باطل نہین ہوتا ایسے شخص کے مجدد ہونیکا ابطال ہے کسیکو مطلوب ہو تو اسکی صفات کمال کے تحقق وجود مین بحث کرے مثلاً یون کہے کہ اس نے کوئی کتاب تالیف نہین کی یا وہ دین کی کتاب نہین ہے یا اس نے کوئی بدعت و رسم بد دور نہین کی۔ جن رسوم کو اوس نے اٹہایا وہ اچہی رسمین تہین وعلی ہذا القیاس (اس نفی و انکار کو کوئی مانے خواہ نہ مانے) اس کے مجدد ہونیکے ابطال کے لئے ایسے اصول وقواعد وضع نہ کرے جس سے تمام جہان کے اگلے پچہلے مجددون کا مجدد ہونا باطل ہو جاوے۔

اس نکتہ چینی کے ضمن مین جو ہمارے دوست نے ہمپر اعتراض کیا ہے اسکا جواب

ہم نمبر ۸ مین بصفحہ ۲۴۳ یہ دیکھچکے ہین کہ ان مسائل کو سوالات علماء بمبی سے کچھہ تعلق
نہین ہی وہ اور سوالات ہین یہہ اور مسایل ہین" پس ان مسایل کے رسالہ طریقہ محمدیہ مین
پایا جانے اور سوالات علماء بمبی پر ہماری بُرا ماننے پر آپ کو کیون تعجب ہوا۔
ہمارے دوست ذرا سوچ سمجھکر بات کہا کرین۔ بے سوچے جو مونہہ مین آوے نہ کہدیا
کرین اور شیخ سعدی کی اس نصیحت پر کاربند رہین ؎
مزن بے تأمل بگفتار دم نکوگو اگر دیر گوئی چہ غم الخ

نمبر ۳

سوالات علماء بمبئی کے جواب سے گریز کرنیکی طعن کا جواب

اس طعن کا جواب بہی ہم تو اپنی طرف سے ادا کر چکے ہین اور ہماری دوست مشیر قیصری
اسکو مان [illegible] اور سوالات علماء بمبئی [illegible] چنانچہ
نمبر ۹ مین بصفحہ ۲۴۲ انکے اصل کلمات طیبات منقول ہو چکے ہین۔ مگر ان دنون آپکو پہر ایک
خیرخواہ اسلام طالب وفاق و اتفاق اہل اسلام (مولوی **وکیل احمد** صاحب سکندرپوری
جن کے اوصاف و محامد سے ہم بجز ان ہی الفاظ کے اور علم نہین رکہتے) آ اُسکایا اور اس طعن
کے تجدید کے لئے آمادہ کردیا۔ آپنے مولوی صاحب موصوف کا ایک مضمون ہماری مضمون
ترقی معکوس (جسمین سوالات علماء بمبئی کا جواب تہا) کے مقابلہ مین اپنی اخبار نمبر ۱۵ جلد ۱۸۔
مطبوعہ ۱۸ دسمبر ۱۸۸۳ء مین چہاپ دیا ہے۔ جسکا حاصل یہہ ہے کہ علماء بمبئی نے مولانا سید محمد نذیر حسین
صاحب محدث دہلوی کے سامنے جو سوالات پیش کئے تہے اُن سب کا پتہ و حوالہ کتب اہلحدیث
مین موجود ہے مولانا ممدوح میدان مناظرہ مین ثابت قدم رہتے تو وہ سبہی حوالہ دے دیتے
بتا دیتے۔ (۲) اب بہی حوصلہ ہے تو آپ (خاکسار کو فرماتے ہین) آوے (۳) مولانا
ممدوح اب بہی تقریری اور شفاہی نہین تو تحریری جواب ان مسایل کا دین (۴) مسلمانون

کو ترقی معکوس پر پہنچایا اور مسلمانون کا کافر بنانا اہلحدیث کا کام ہی پر اسکا الزام حنفیہ پر کیون لگایا جاتا ہی۔؟

اسکا جواب خاکسار نے اپنے اسی دوست اڈیٹر مشیر قیصر کے نامی خط مین ادا کیا ہے اور وہ خط اسی اخبار مین درج ہونیکے لئے مدت سے مطبع مشیر قیصر مین بہیجا ہے خود دیکھین میرے مکرم دوست اس خط کو اپنے اخبار مین چہاپتے ہین اور اپنے فرض کو ادا کرتے ہین یا نہین۔ اس مقام مین ہم اس خط کی نقل کرتے ہن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے معزز کرمفرمائے مولوی غلام محمد خان صاحب اڈیٹر اخبار مشیر قیصر۔

سلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپکے اخبار نمبر ۱۵ جلد ۷ مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۸۸۳ء مین ایک تحریر مولوی وکیل احمد صاحب سکندرپوری کی میرے دیکھنے مین آئی۔ مین اسکے اکثر مطالب کو غلط اور [illegible] سمجھتا ہون اسلئے [illegible] اسکے مطالب کی نسبت اپنی خیالات کو ظاہر کرون اور آپکے اخبار گہربار کو اُن کے اظہار اشتہار کا ذریعہ بناون۔

(۱) اسمین حضرت شیخنا ومولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی (متع اللہ المسلمین بطول حیوتھم) کا بمبئی مین وارد ہونا اور علماء بمبئی کا چند سوالات لیکر آپ سے مناظرہ کرنیکو مستعد ہونا اور اسکارروائی پر خاکسار کا معترض ہونا ذکر کرکے فرمایا ہے کہ "شاگردی کا حق تب ادا ہوتا جب کہ مولوی صاحب (خاکسار کو مراد رکھتے ہین) بمبئی تشریف لیجاتے اور ہل من مبارز فرماتے اب بہی حوصلہ ہو تو تشریف لائین"۔

خاکسار ملتمس ہے کہ مین آجکل کے اکثر تقریری مناظرات کو (جنمین مناظرہ علماء بمبئی بہی داخل ہے) مجادلات سمجھتا ہون اور انمین نہ صرف آپنی یا اپنے شیخ مسند الوقت کے شمولیت کو بلکہ اخوان مسلمین معرضین عن اللغو کے اقدام شمول کو خبط عظیم خیال کرتا ہون